



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سوموار، 23۔ اکتوبر 2017

(یوم الاشین، 2۔ صفر المظفر 1439ھ)

سوالہوں ا سمبلی: بتیسوں اجلاس

جلد 32: شمارہ 6



265

ایکنڈرا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23۔ اکتوبر 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات آبپاشی، صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجه دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(مسودہ قانون کا پیش کیا جانا)

مسودہ قانون میڈیکل سپلائیز اتحاری پنجاب 2017

ایک وزیر مسودہ قانون میڈیکل سپلائیز اتحاری پنجاب 2017 پیش کریں گے۔

23-اکتوبر 2017

صوبائی اسمبلی پنجاب

270

267

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا بتیسوال اجلاس

سوموار، 23۔ اکتوبر 2017

(یوم الاشین، 2۔ صفر المظفر 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئریز، لاہور میں سہ پہر 3 نج کرو 30 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلادوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطان الرجیم ۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

رَبَّنَا إِذَكَ مَنْ تُدْخِلُ النَّارَ فَقَدْ أَخْرَيْتَهُۚ وَمَا لِلظَّالِمِينَ

مِنْ أَنصَارٍ ۝ رَبَّنَا إِنَّا سَيَعْنَا مُنَادِيًّا يُنَادِي لِلإِيمَانِ

أَنْ أَمْنُوا إِنَّمَا يُكَفِّرُ رَبِّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفَرْ

عَنَّا سَيِّاتَنَا وَتَوَقَّنَا مَعَ الْأَكْبَارِ ۝ رَبَّنَا وَإِنَّا مَا وَعَدْنَا

عَلَى دُسُلْكٍ وَكَلَّ تُخْزِنَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝ إِذَنَكَ لَا تُخْلِفُ الْمُيعَادَ ۝

سُورَةُ آلِ عِمَرَانَ آيَاتُ 192-194 تا 1941

اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (192)

اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنائے ایمان کے لئے پکار رہا تھا (یعنی) اپنے پروردگار پر

ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرماؤ اور ہماری براائیوں کو ہم سے محکر

اور

ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا (193) اے پروردگار تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے

پنجبروں کے ذریعے سے وعدے کئے ہیں وہ ہمیں عطا فرم اور قیامت کے دن ہمیں رسول نہ کیجوں کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا (194)

وماعلینا الا بلاغ ۰

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اک بار صحن طیبہ کو
بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے
حضور آپ جو شن لیں تو بات بن جائے
حضور آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے

سوالات

(محکمہ جات آپاشی، صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب پسیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنسیز پر محکمہ جات آپاشی، صنعت و تجارت و سرمایہ کاری اور زکوٰۃ و عشر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر ۸۷۹۵ کا کثر سید و سیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور اگر وقفہ سوالات کے دوران آگئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب پسیکر! شکریہ۔ سوال نمبر ۸۵۶۱ ہے، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

جناب پسیکر: جی، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: بھاؤڈرین کی سٹوں پیچنگ سے متعلق تفصیلات

* ۸۵۶۱: میاں طارق محمود: کیا وزیر آپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بھاؤڈرین گجرات کی سٹوں پیچنگ کے لئے سال ۲۰۱۴-۲۰۱۵ میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی کتنی رقم اس سکیم پر خرچ ہوئی اور کتنی رقم lapse ہونے کی وجہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ full funded سکیم تھی مگر اس پر کام انتہائی ست رفتار سے کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کا پتھر شہر میں جگہ جگہ پڑا ہوا ہے جس کی وجہ سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کی بابت وزیر اعلیٰ پنجاب سیکرٹریٹ سے ڈائریکٹو جاری ہوا تھا اور اس سکیم کی ناقص، غیر معیاری ست رفتار سے کام کرنے پر انکو ارزی کرنے کا حکم جاری ہوا تھا اور متعلقہ ذمہ داران کے خلاف قانونی / محکمانہ انکو ارزی کرنی تھی اگر ہاں تو اس پر محکمہ نے کیا ایکشن لیا ہے؟

(ہ) اس سکیم کا نام کام کب تک ہو جائے گا؟

وزیر آپا شی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) سال 15-2014 میں بھاؤڑرین کے لئے 37.477 ملین روپے کا ایسٹیمیٹ منظور ہوا تھا جبکہ 29.372 ملین روپے فنڈ مختص کیا گیا جس میں سے 10.958 ملین روپے خرچ ہوئے بقیہ 18.414 ملین روپے lapse ہو گئے۔ اس کام کے ٹینڈر ماہ مارچ 2015 میں مکمل ہوئے۔ بوجہ کمی وقت جون 2015 تک صرف مختص شدہ فنڈ کا 37 فیصد خرچ ہو چکا۔ فنڈ کی وجہ وقت کی قلت تھی۔

(ب) یہ درست نہ ہے مالی سال 15-2014 میں اس سکیم کے لئے فنڈ ز جاری نہ ہوئے تھے۔ اس کی ایسٹیمیٹ لاگت 37.477 ملین روپے تھی جبکہ 29.372 روپے فنڈ ز جاری ہوئے۔ بعد ازاں اس سکیم کا ترمیم شدہ تخمینہ 42.282 ملین روپے ہو گیا جس میں سے اب تک 31.296 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور بقیہ کام کی تکمیل کے لئے 10.986 ملین روپے مزید درکار ہیں۔ جاری شدہ فنڈ ز اور اس کے استعمال کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	کل لاگت تخمینہ	فنڈ استعمال نہ ہوئکی وجوہات	استعمال شدہ فنڈ	لپیٹ شدہ فنڈ	جاری شدہ فنڈ
2014-15	37.477M	بوجہ قلت وقت	29.372M	18.414M	10.958M
2015-16	42.282M	ڈیزائن میں ترمیم میں منظوری	26.862M	17.208M	9.654M
2016-17	42.282M	بوجہ قلت وقت	21.670M	10.986M	10.684M

تین سالوں کے دوران اس سکیم پر کل 31.296 ملین روپے خرچ ہوئے اور موقع پر 74 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ جو پھر کوائزی سے منگوایا گیا وہ موقع پر استعمال ہو چکا ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ اس کام کی انکوائزی کی بابت چیف منسٹر ڈائریکٹو جاری نہ ہوا ہے چیف انجینئر صاحب سرگودھا نے کام کی بہتری کے لئے ایک انکوائزی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ جس کی سفارشات کی روشنی میں ترمیمی پی سی ون تیار کیا گیا جس کی منظوری مورخہ 23.06.2016 کو

دی گئی۔ کمیٹی کی سفارشات میں کسی اہل کار کو ذمہ دار نہ ٹھہرایا گیا اور نہ ہی کسی کے خلاف کوئی محکمانہ ایکشن لیا گیا ہے۔

(ہ) اس سکیم کا نام کامل کام بروقت فنڈ ملنے پر کامل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (ب) میں لکھا ہے کہ یہ درست نہ ہے مالی سال 15-2014 میں اس سکیم کے لئے فل فنڈ ز جاری نہ ہوئے تھے۔ اس کی ایسٹیمیڈ لاگت 37.477 ملین روپے تھی جبکہ 29.372 روپے فنڈ ز جاری ہوئے۔

جناب سپیکر! ہماری کوئی بھی سکیم اگر ایک کروڑ روپے کی ہو تو اس کے 95 لاکھ روپے جاری ہو جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑی full funded اور کیا ہو سکتی ہے؟ یہ بات بالکل سرے سے ہی غلط ہے اور پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ درست نہ ہے مالی سال 15-2014 میں اس سکیم کے لئے فل فنڈ ز جاری نہ ہوئے تھے تو بھی بات بالکل غلط ہے کیونکہ جب 37.477 ملین روپے تھی جبکہ 29.372 ملین روپے فنڈ ز جاری ہوئے جس میں سے یہ صرف 10.958 ملین روپے خرچ کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ lapse ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میر اسوال یہ ہے کہ پہلے سال میں تو یہ کہتے ہیں کہ وقت کی قلت تھی اور دوسرا سال تو ان کے پاس پورا تھا تو اس میں ان کی کیا progress ہے؟

جناب سپیکر: جی، منظر صاحب!

وزیر آپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! شکریہ۔ طارق صاحب نے بات کی ہے کہ 15-2014 میں ایسٹیمیڈ لاگت 37.477 ملین روپے تھا جس میں سے 29.372 ملین روپے کے فنڈ ز جاری ہوئے تھے، پہلے سال چونکہ کام late start ہوا تھا تو 10 ملین روپے استعمال ہوئے، اگلے سال ایک PC-1 revised ہوا جس کی وجہ سے utilization calculate ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اب صورتحال یہ ہے کہ ان کی almost آرڈیز میں سے تقریباً دو رہ گئی ہیں اور باقی تقریباً ساری آرڈیز پر کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ ان دو آرڈیز پر بھی کام شروع ہو چکا ہے۔
میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ revise کرنے کی کیا وجہ تھی؟

وزیر آپا شی (جناب امامت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! Revision کے متعلق لکھا ہوا ہے کہ 2015 جولائی میں مون سون بارشوں سے stone pitching کو نقصان پہنچا اور چیف انجینئر سر گودھا کی سربراہی میں فوری ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کی سفارشات 27-نومبر کو آئیں، جس میں ڈیزائن اپریشن پہلے دو بائی دوفٹ کا تھا جسے بڑھا کر تین بائی تین فٹ کا کیا گیا اور اس کا revised PC-11 ہو کر ایڈ منڈیپارٹمنٹ کو بھجوایا گیا تو اس میں یہ تبدیلی تھی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جس مقصد کے لئے وہ سکیم میں نے بنوائی تھی اور حکومت نے پیسا دیا تھا لیکن ڈیپارٹمنٹ نے سارے پیسے کو finish کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ شہر میں سے بڑے عرصے سے ایک (سیم نالہ) ڈرین گزر رہی ہے اور میرا یہ مقصد تھا کہ یہ کنکریٹ کا ہو جائے یا اس کے اوپر stone pitching ہو جائے۔ یہ ADP کی سکیم ہے اور آپ دیکھیں کہ یہ سکیم کب شروع ہوئی؟ انہوں نے ٹھیکیدار کو فائدہ دینے کے لئے شہر کا portion کا نکال دیا اور revise کر کے اسے فائدہ دے دیا۔ اب شہر میں وہ حصہ جس کے دونوں طرف stone pitching لگتی تھی تو وہ نکال کر ٹھیکیدار کو فائدہ پہنچایا۔ یہ سب سے بڑا نیب کا کیس ہے اور میں جناب سپیکر سے گزارش کروں گا کہ آپ کے سامنے یہ ہے کہ تین سال سے کام چل رہا ہے۔ پہلے سال میں کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں، دوسرا سال میں آپ نے کیا کیا اور اب تیسرا سال میں اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر! یہ سامنے ان کی کارکردگی کا چارٹ دیکھ لیں (جواب کی کاپی لہراتے ہوئے)
میری آپ سے یہ request ہے کہ انہوں نے اس سکیم کو revise کیوں کیا اور اس کا مقصد کیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، منظر صاحب!

وزیر آپا شی (جناب امامت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جواب میں revision کی وجہ ان کو بتائی ہے کہ جولائی 2015 میں مون سون کی بارشوں کی وجہ سے اس کا سارا اپیٹریشن تبدیل ہوا ہے جس کی بناء پر

انہوں نے revision کی ہے۔ پہلے stone pitching دوباری دوفٹ کا تھا جس کی widths بڑھائی گئی جو کہ تین باری تین فٹ کی گئی اور یہی revision کی وجہ بنی۔ ابھی میرے دوست کہہ رہے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ وہ کنکریٹ کی ہو جائے۔ جب کنکریٹ کی ہو گئی تو پھر اس کا مطلب ہے کہ ڈیزائن تو پھر revise ہو گیا نہیں ہو گا؟ یہ تو خود اپنے سوال کی نفعی کر رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے یہ بات کی ہے؟ یہ سارا ایوان موجود ہے۔ محترم منظر صاحب! میں نے یہ بات کی ہے کہ کنکریٹ کا ہو جائے؟ میں نے یہ کہا کہ جب یہ بنا تھا تو اس وقت ایک رائے تھی۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ اگر ہم چار سال ایک سکیم کا انتظار کرتے ہیں اور تیسرے سال جو اس کا مقصد ہوتا ہے، ڈیپارٹمنٹ اس درمیان کے portion کو ختم کر کے صرف اپنے کنٹریکٹر کو فائدہ دینے کے لئے یہ کچھ کرتا ہے تو یہ ابھی تک مکمل نہیں ہے۔ جیسے کہہ رہے ہیں کہ ابھی مکمل ہو رہی ہے۔ یہ کبھی چیف انجینئر کو، میں تو آج چاہتا تھا کہ ایک فیصلہ ہوا ہے کہ محترم سپیکر ٹری ٹوڈی ڈیپارٹمنٹ گیلری میں ہوں گے لیکن وہ نہیں ہیں۔ اگر وہ بیٹھے ہوتے تو میرا چہرہ دیکھتے کہ میں نے ان کے دفتر کے کتنے چکر اس سکیم کے لئے لگائے۔

جناب سپیکر: ایڈیشنل سپیکر ٹری ٹوڈی بیٹھے ہوئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں اپنی سکیم کے لئے جتنی کوشش کرتا ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ڈیپارٹمنٹ کے پاس خوف خدا کا نام ہی نہیں ہے۔ یہ آپ کے سامنے چارٹ بنا ہوا ہے اور ایوان میں بیٹھے تمام معزز ممبران کو بھی اسے پڑھنا چاہئے۔ ہم بڑی محنت اور کوشش کے بعد ایک سکیم لیتے ہیں، اس کے بعد ان کے خرے کے 2013-14 اور 2014-15 کی سکیم ہے۔ جوں میں ہمارا بجٹ پاس ہوا ہے اور اگر یہ پوچھا جائے کہ جتنا ہم نے بجٹ پاس کیا ہے تو ان سکیموں کے اوپر ڈیپارٹمنٹ نے کتنا ایکشن لیا ہے؟ ابھی تک ان سکیموں پر پانچ فیصد بھی کام نہیں ہوا۔ سارا ایوان بیٹھا ہوا ہے تو ہم نے کس سے کام لینا ہے؟ ہم نے کس کے پاس اپنی بات کرنی ہے؟

جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے کہ اس چارٹ کو دیکھیں اور ڈیپارٹمنٹ نے جس طرح اس پیسے کا نقصان کیا ہے تو اس پر کمیٹی بنائی جائے اور اس معاملے کی پوری انکواری ہو۔ جن لوگوں

نے یہ سکیم بنائی ہے، کہتے ہیں کہ وقت کم تھا، یہ سامنے لکھا ہوا ہے کہ وقت کم ہونے کی وجہ سے مکمل نہیں ہوئی۔ دوسرے سال میں کہہ دیا ہے کہ revise کیا یہ کسی کو جواب دہ نہیں ہیں؟
جناب سپیکر: جی، منظر صاحب!

وزیر آپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر: 2015 Revision کی ہوئی ہے۔ جب سکیم شروع ہوئی تو اس کا مطلب ہے کہ اس سکیم میں انہوں نے interest نہیں لیا کیونکہ اگر یہ لیتے تو میر اخیال ہے کہ اس وقت بہتر تھا اور یہ جلدی مکمل ہو جاتی۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ اس سوال کو کمیٹی کو بھیج دیا جائے تو آپ کیا کہتے ہیں؟
وزیر آپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! اگر ان کی خواہش ہے کہ کمیٹی میں بھیج دیں تو بالکل بھیج دیا جائے اور جیسے یہ مطمئن ہوں کیونکہ ان کے بھائی دو دن پہلے visit کر کے آئے اور کام شروع ہوا ہے۔ جیسے یہ مطمئن ہونا چاہتے ہیں انہیں کریں۔ اگر کمیٹی سے ہونا چاہتے ہیں تو میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو قائمہ کمیٹی برائے اریکیشن کے سپرد کیا جاتا ہے جو کہ report within two months دے گی۔ اگلا سوال بھی میاں طارق محمود کا ہی ہے جو کہ آپاشی سے متعلق ہے۔
میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8562 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: 9۔ آر راجباہ کی لائنس سے متعلقہ تفصیلات

- * 8562: میاں طارق محمود: کیا وزیر آپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجباہ 9۔ آر گجرات کی لائنس کو پختہ کرنے کا I-PC تیار کر کے نیپاک کنسٹلنٹس کو ارسال کیا گیا تھا؟
(ب) یہ I-PC کب نیپاک کنسٹلنٹس کو ارسال کیا گیا تھا اور کب تک واپس آنا تھا؟
(ج) کیا یہ پی سی واپس محکمہ کو مل کیا گیا ہے اگرہاں تو اس پر محکمہ نے کیا ایکشن لیا ہے؟

- (د) یہ سکیم کب منظور ہو گی اور اس پر کب تک کام شروع ہونے کی امید کی جاسکتی ہے؟
 (ه) کیا حکومت اس سکیم کو جلد از جلد مکمل کروانے کے لئے ہدایات جاری کرے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر آپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) راجباہ R-9 کو پختہ (کنکریٹ لائنز) کرنے کے لئے مکملہ ہڈا نے I-PC تیار کر کے 11.02.2016 کو نیپاک کنسٹرکٹنیٹس کو بھیجا گیا تھا جس پر کچھ اعتراضات تھے۔ اب I-PC دوبارہ تیار کر کے مورخ 01.08.2017 کو چیف انجینئر (پی اینڈ آر) کو بھیج دیا ہے تاکہ نیپاک کنسٹرکٹنیٹس کو بھجوایا جاسکے۔

(ب) اس کا جواب جز (الف) میں بیان کر دیا گیا ہے مزید یہ کہ I-PC چیف انجینئر پی اینڈ آر کو مورخ 01.08.2017 کو دوبارہ ارسال کر دیا گیا ہے جو کہ بعد از کلیرنس نیپاک کنسٹرکٹنیٹس موصول ہو گا۔

(ج) نیپاک کنسٹرکٹنیٹس نے پہلا I-PC چند ایک اعتراضات کی بناء پر واپس کر دیا تھا۔ نہروں کی سالانہ بندی 2017 کے دوران راجباہ R-9 کی بھل صفائی کا کام ہونے کی وجہ سے پہلے جو سروے کیا گیا تھا وہ تبدیل ہو گیا ہے۔ اب دوبارہ سروے و رک مکمل کر کے اور نیپاک کے اعتراضات کی روشنی میں I-PC مورخ 01.08.2017 کو نیپاک کنسٹرکٹنیٹس سے کلیرنس کے لئے بھجوادیا گیا ہے۔

(د) امید کی جاتی ہے کہ یہ سکیم ماہ اکتوبر 2017 کے اختتام تک منظور ہو جائے گی اور اس پر دسمبر 2017 میں کام شروع ہو جائے گا۔

(ه) مکمل آپاشی اس سکیم کو دوران مالی سال 18-2017 میں مکمل کرنا چاہتا ہے۔
جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (الف) میں R-9 راجباہ کی بات ہے کہ اس سکیم کے اوپر کہا ہے کہ کنکریٹ لائنز کرنے کے لئے مکملہ ہڈا نے I-PC تیار کر کے 11۔ فروری 2016 کو نیپاک کنسٹرکٹنیٹس کو بھیجا تھا جس پر کچھ اعتراضات تھے۔ اب I-PC دوبارہ تیار کر کے مورخ 1 کم اگست 2017 کو چیف

انجینئر پی ایڈڈی کو بھیج دیا ہے تاکہ نیپاک کنسٹلٹ کو بھجوایا جاسکے تو اس پر کب تک کام شروع ہو جائے گا؟

وزیر آپا شی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! بالکل اُس پر جلد ہی کام شروع ہو جائے گا جس طرح بجٹ میں آپ کے سامنے ایک کسان package آیا ہے کسان specialized package میں lining کے لئے 6 ہزار میلین رکھا گیا ہے۔ ہم اُس میں یہ سکیم شامل کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سکیم اس بجٹ میں ہو جائے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (د) میں انہوں نے جواب دیا ہے امید کی جاتی ہے کہ یہ سکیم ماہ اکتوبر 2017 کے اختتام تک منظور ہو جائے گی اس پر دسمبر 2017 میں کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: منشہ صاحب نے بتا دیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے خود مانا ہوا ہے کہ دسمبر 2017 تک کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: منشہ صاحب نے بتا دیا ہے آپ نے شاید سنائیں ہے۔ اگلا سوال نمبر 8783 ڈاکٹر صلاح الدین خان ہے۔ موجود نہیں ہیں اگر وقفہ سوالات کے دوران آگئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8796 ڈاکٹر سید و سیم اختر کا ہے۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ غہٹ شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولنے گا۔

محترمہ غہٹ شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9016 ہے، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔

ایف سی ڈرین اور موونہ ڈرین سے متعلقہ تفصیلات

* 9016: محترمہ غہٹ شیخ: کیا وزیر آپا شی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایف سی ڈرین اور موونہ ڈرین کہاں پر واقع ہیں نیز یہ ڈرین کن کن علاقوں سے نکلتی ہیں؟

(ب) ایف سی ڈرین اور موونہ ڈرین کب بنائی گئی نیزان کے بنانے پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ج) ایف سی ڈرین اور مونہ ڈرین بنانے کے کیا مقاصد تھے اور یہ مقاصد کہاں تک پورے ہوئے؟

وزیر آپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف)

1) ایف ایس (فقیریاں، سلانوالی) ڈرین ضلع منڈی بہاؤ الدین کی تحصیل مکوال کے موضع ہیڈ فقیریاں سے شروع ہوتی ہے جو کہ ضلع سرگودھا کی تحصیل بھلوال کوٹ مون، سرگودھا اور سلانوالی کے چکوک فقیریاں لوک، پھل دان سالم، وسن پور، بھلوال، چک 22 شمالی، اجتالہ، مسٹھ لک، سرگودھا، چک 104 جنوبی، چک 109 جنوبی، شاہین آباد، چک 141 جنوبی، چک 142 جنوبی سے گزرتی ہوئی سلانوالی کے قریب دریائے چناب میں گرتی ہے۔ اس ڈرین میں اپر بیان کئے گئے چکوک سے مختلف برانچ اور ٹرائی یو ٹری ڈریز آکٹ فال کرتی ہیں اس لئے یہ ایف ایس (فقیریاں، سلانوالی) ڈریخ سسٹم کھلاتا ہے۔

2) مونہ ڈرین ضلع منڈی بہاؤ الدین کی تحصیل مکوال کو موضع مونہ (نہ مونہ آرمی ریمونٹ ڈپو) سے شروع ہوتی ہے جو کہ ضلع سرگودھا کی تحصیل بھیرہ، بھلوال، سرگودھا اور شاہپور کے چکوک ہاتھی ونڈ، بندی شاہ بالا، سکیسر، لک، اوپیاں، چک 55 شمالی، چک 56 شمالی، ماٹی، نواب پور، دھریہ، ویکوال وغیرہ سے گزرتی ہوئی موضع سلطان پور بگلہ کے قریب سکلی اسکیپ ڈرین میں گرتی ہے اور سکلی اسکیپ ڈرین دریائے جہلم میں گرتی ہے۔ اس ڈرین میں اپر بیان کئے گئے چکوک سے مختلف برانچ اور ٹرائی یو ٹری ڈریز آکٹ فال کرتی ہیں اس لئے یہ مونہ ڈریخ سسٹم کھلاتا ہے۔

(ب) ایف ایس ڈرین و مونہ ڈرین / ڈریخ سسٹم سال 1928 کے دوران تعمیر کئے گئے تھے کیونکہ یہ ڈریخ سسٹم قیام پاکستان سے پہلے بنائے گئے تھے اس لئے ان کی لاگت کاریکارڈ موجود نہ ہے۔

(ج) ایف ایس ڈرین و مونہ ڈرین کی تعمیر کا مقصد مندرجہ بالا چکوک جن کی نشاندہی پیر انبر 1 میں کی گئی ہے سے سیم و تھور کا خاتمہ تھا، ان ڈرینوں کی تعمیر سے کافی حد تک ان چکوک سے سیم و تھور ختم ہو گئی اور زیر زمین واٹر لیوں کم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے ابھی سوال کا جواب detail سے پڑھا نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9281 جناب عبد القدیر علوی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8655 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے لہذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے جی، میاں صاحب سوال نمبر بولنے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8484 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ ڈویژن زکوٰۃ و عشر کی رقم و تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*8484: میاں طارق محمود: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2014-15، 2015-16 اور 2016-17 کے دوران گوجرانوالہ ڈویژن میں کتنی رقم

زکوٰۃ و عشر کی ضلع وار فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم مخصوص مقاصد کے لئے تھی یہ مقاصد کون کون سے تھے کتنی رقم ضلعی سربراہ کے صوابید پر برابرے تقسیم غرباء تھی؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس ڈویژن کے کن کن ہسپتاں کو زکوٰۃ کی رقم دی گئی ان کے نام مع گر انٹ کی تفصیل دی جائے؟

(د) اگر ان سالوں کے دوران رقم کی تقسیم کا آڈٹ ہو تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (محترمہ نغمہ مشتاق):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن کی ضلع وار فراہم کی گئی رقم مندرجہ ذیل ہیں:

2016-17	2015-16	2014-15	ضلع
---------	---------	---------	-----

گوجرانوالہ	کروڑ 45 لاکھ 24 ہزار	12
سیالکوٹ	کروڑ 15 لاکھ 10 ہزار	10
حافظ آباد	کروڑ 16 لاکھ 9 ہزار	4
منڈی بہاولیہ	کروڑ 18 لاکھ 16 ہزار	4
نارووال	کروڑ 26 لاکھ 2 ہزار	5
گجرات	کروڑ 26 لاکھ 54 ہزار	8
میزان	کروڑ 39 لاکھ 99 ہزار	46
	کروڑ 46 لاکھ 46 ہزار	55
	کروڑ 47 لاکھ 18 ہزار	4
	کروڑ 48 لاکھ 16 ہزار	4
	کروڑ 49 لاکھ 2 ہزار	4
	کروڑ 50 لاکھ 13 ہزار	6
	کروڑ 52 لاکھ 80 ہزار	5
	کروڑ 53 لاکھ 7 ہزار	6
	کروڑ 54 لاکھ 67 ہزار	9
	کروڑ 55 لاکھ 65 ہزار	55
	کروڑ 56 لاکھ 11 ہزار	116
	کروڑ 57 لاکھ 12 ہزار	99
	کروڑ 58 لاکھ 16 ہزار	810
	کروڑ 59 لاکھ 26 ہزار	699
	کروڑ 60 لاکھ 60 ہزار	60
	کروڑ 61 لاکھ 797 ہزار	797
	کروڑ 62 لاکھ 412 ہزار	412
	کروڑ 63 لاکھ 678 ہزار	678
	کروڑ 64 لاکھ 147 ہزار	147
	کروڑ 65 لاکھ 966 ہزار	966
	کروڑ 66 لاکھ 434 ہزار	434
	کروڑ 67 لاکھ 282 ہزار	282
	کروڑ 68 لاکھ 371 ہزار	371
	کروڑ 69 لاکھ 282 ہزار	282
	کروڑ 70 لاکھ 394 ہزار	394
	کروڑ 71 لاکھ 980 ہزار	980
	کروڑ 72 لاکھ 117 ہزار	117
	کروڑ 73 لاکھ 412 ہزار	412
	کروڑ 74 لاکھ 916 ہزار	916

(ب) زکوٰۃ کی رقم تقسیم زکوٰۃ کے قواعد کے تحت ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کی منظوری سے زکوٰۃ کی مختلف مدتیں تقسیم کی جاتی ہے۔ یہ رقم کسی مخصوص مقاصد کے لئے نہیں ہوتی اور نہ ہی ضلعی سربراہ کی صوابدید پر کوئی رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران گوجرانوالہ ڈویژن کے ہسپتالوں کو جاری کردہ رقم کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) زکوٰۃ فنڈز کی تقسیم کا آڈٹ ڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ اسلام آباد کرتا ہے مذکورہ بالا اضلاع سے متعلق آڈٹ ہونے کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (ج) ان سالوں کے دوران اس ڈویژن کے کن کن ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی رقم دی گئی ان کے نام مع گرانٹ کی تفصیل دی جائے۔ اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ جو گرانٹ ہر ضلع میں دی جاتی ہے وہ کس ratio سے ضلع کے ہسپتالوں میں دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ جواب دیں گے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (محترمہ نغمہ مشتاق): جناب سپیکر! جی،

جناب سپیکر: Sorry! محترمہ منظر صاحب!

وزیر کوہاٹ و عذر (محترمہ نغمہ مشتاق): جناب سپیکر! تمہ (الف) اس کے ساتھ اف ہے معزز ممبر اسے پڑھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں طارق صاحب! کوئی مزید ضمنی سوال؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! شاید منظر صاحب نے میری بات کو نہیں سمجھا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع میں جور قم جاتی ہے وہ رقم ضلع کے تمام ہسپتاں میں کس ratio سے کس طرح تقسیم ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ منظر صاحب! ضلع میں آبادی کی بنیاد پر تقسیم کرتے ہیں یا ہسپتاں کی بنیاد پر کرتے ہیں یا بتادیں؟

وزیر کوہاٹ و عذر (محترمہ نغمہ مشتاق): جناب سپیکر! ڈی ایچ کیو ہسپتال کو 25 روپے فی بستر یومیہ، ٹی ایچ کیو ہسپتال کو 20 روپے فی بستر یومیہ کے حساب سے رقم جاری ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میاں طارق محمود!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (الف) منظر صاحب نے بتایا ہے کہ گجرات میں 15-2014 میں 8 کروڑ 61 لاکھ 797 روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں تحصیل کھاریاں کو کتنے پیسے فراہم کئے گئے ہیں؟

وزیر کوہاٹ و عذر (محترمہ نغمہ مشتاق): جناب سپیکر! 15-2014 میں ٹی ایچ کیو کھاریاں میں ایک لاکھ 78 ہزار 200 روپے اور 16-2015 میں 2 لاکھ 8 ہزار 700 روپے اور 17-2016 میں 2 لاکھ 5 ہزار 600 روپے دیئے گئے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس میں آبادی کا تناسب نہیں ہے اگر گجرات میں 8 کروڑ 61 لاکھ روپے جاتے ہیں اور ایک تحصیل کو صرف ایک لاکھ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ منظر صاحب دیکھ کر بتائیں کہ اس کا اصل جواب کیا ہے؟

جناب سپیکر: میاں طارق صاحب! اصولی طور پر تحصیل کانیاسوال بتا ہے۔

وزیر کوہا و عشر (محترمہ نگہہ مشتاق): جناب سپیکر! معزز ممبر میرے بھائی یہ سوال اگلی دفعہ کے لئے رکھ لیں۔ یہ fresh question بتا ہے پھر اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: منشہ صاحبہ! تیاری کر کے آئی ہیں ضلع وار پوچھا گیا تھا وہ بتا دیا گیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ fresh question تو نہیں بتا لیکن جو صورتحال ہے وہ آپ کے سامنے ہے ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ گھہت شخ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولنے گا۔

محترمہ گھہت شخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9112 ہے، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ترکی کے تعاون سے Tika کے پروگرام کے فائدے اور دیگر تفصیلات

* محترمہ گھہت شخ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نواز شیخ بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر کے تمام ٹینکنیکل تعلیمی اداروں میں ترکی پروگرام Tika کے تعاون سے کون کون سے نئے کورسز کروائے جائے ہیں نیزان کورسز کے مستقبل میں کیا کیا فائدے ہیں؟

(ب) صوبہ بھر کے تمام ٹینکنیکل تعلیمی اداروں میں Tika کے تعاون سے کروائے جانے والے کورسز کا اجراء کب کیا گیا؟

(ج) صوبہ بھر کے تمام ٹینکنیکل تعلیمی اداروں میں ترکی کے تعاون سے کروائے گئے پروگرام کے تحت کتنے طلباء کو کس فیلڈ میں تعلیم دی گئی؟

(د) صوبہ بھر کے تمام ٹینکنیکل تعلیمی اداروں میں ترکی پروگرام Tika کب شروع کیا گیا، صوبہ کے کتنے تعلیمی اداروں میں اس پروگرام کے تحت تعلیم دی جا رہی ہے نیزاں پروگرام کے تحت اب تک کتنی کہاں خرچ کی گئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) صوبہ میں ترکی کے تعاون سے شروع کئے گئے پروگرام کے تحت ترکی حکومت کس شرح سے اس میں ادا بینگی کرتی ہے نیزاب تک کتنی ادا بینگی کرچکی ہے، کتنی ادا بینگی کرنے کا رادہ رکھتی ہے اور کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شخ علاؤ الدین):

(الف) ترکش کو آپریشن و کو آرڈنیشن ایجنٹی (Tika) کے تعاون سے ابتدائی طور پر گورنمنٹ انسلیٹیوٹ آف ایمرونگ ٹیکنالوجی، ٹاؤن شپ، لاہور میں ایک عدد ڈینم سینٹر کی تغیری عمل میں لائی جا چکی ہے جس میں چار عدد ڈینم کو رسز کا اجراء کیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

- 1) انڈسٹریل سلامی مشین آپریٹر (چھ ماہ)
- 2) ڈینم ویٹ پروسس ایکپرٹ (چھ ماہ)
- 3) ڈینم ڈرائی پروسس ایکپرٹ (چھ ماہ)
- 4) لیز پروسینگ ایکپرٹ (چھ ماہ)

فوائد:

ان کو رسز کی بدولت علاقہ میں ڈینم انڈسٹری کو میں الاقوامی معیار کی تربیت یافتہ فنی مہارت کی حامل افرادی قوت بآسانی میر آ سکے گی۔

(ب) Tika کے تعاون سے ڈینم سلامی کے کورس کا اجراء فروری 2017ء، ویٹ وڈرائی پروسینگ اور لیز پروسینگ کے کورس کا اجراء اپریل 2017 سے گورنمنٹ انسلیٹیوٹ آف ایمرونگ ٹیکنالوجی میں کیا گیا ہے۔

(ج) Tika کے تعاون سے گورنمنٹ انسلیٹیوٹ آف ایمرونگ ٹیکنالوجی، لاہور میں ڈینم سینٹر میں پہلے بیج میں طلباء زیر تعلیم ہیں جن کی تعداد درج ذیل ہے:

- | | | |
|----|----------------------------|----|
| 1. | انڈسٹریل سلامی مشین آپریٹر | 25 |
| 2. | ڈینم ویٹ پروسس ایکپرٹ | 16 |
| 3. | ڈینم ڈرائی پروسس ایکپرٹ | 16 |
| 4. | لیز پروسینگ ایکپرٹ | 25 |

(و) Tika کے تعاون سے ڈینم سلامی کے کورس کا اجراء فروری 2017 ویٹ وڈرائی پرو سینگ اور لیز پرو سینگ اور لیز پرو سینگ کے کورس ز کا اجراء اپریل 2017 سے گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ائیر جنگ ٹینکنالوجی میں کیا گیا ہے اور اب Tika کی ٹیم نے باسپیٹیلٹی کی لیب تعمیر کرنے کے لئے گورنمنٹ ٹینکنالوجیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، گلبرگ، لاہور اور گورنمنٹ ٹینکنالوجیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گجر پورہ لاہور کا دورہ کیا ہے اور جلد ہی باسپیٹیلٹی کی لیب بنانے کے لئے کوئی ایک ادارہ منتخب کر لیا جائے گا۔ اس پر اجیکٹ میں ڈینم سینٹر کی تعمیر کے لئے 100 ملین روپے کی آلات و مشینری Tika نے فراہم کی ہے جبکہ دیگر انتظامات بشمل فرنچر، ویسٹ واٹر ٹرینمنٹ پلانٹ، الیکٹرک جزیر، اساتذہ کی ٹریننگ و تتخواہ کی مدد میں 32 ملین روپے ٹیوٹا کے بجٹ سے خرچ کئے گئے جس کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) Tika نے اس پروگرام کے تحت نقدر قم فراہم نہیں کی ہے Tika نے ڈینم سلامی، ویٹ وڈرائی پروس کے لئے بین الاقوامی معیار کی مشینری و آلات مہیا کئے ہیں جس کی لاغت تقریباً 100 ملین روپے ہے مستقبل میں بھی Tika نقدر قم کے بجائے باسپیٹیلٹی، کنسٹرکشن اور آٹوموبائلز کے شعبہ جات میں بہتری کے لئے فنی معاونت ہی فراہم کرے گی جس میں Tika کی طرف سے مشینری و آلات کی ترسیل، ٹیوٹا کے اساتذہ کی جدید خطوط پر فنی تربیت مہیا کرنا شامل ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ گھمہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (د) سے ہے میں نے purchasing کے متعلق پوچھا تھا کہ یہ بجٹ کہاں کھاں خرچ کیا گیا ہے؟ اس میں میرا سب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو پروگرام ٹیوٹا کے تحت ہوتے ہیں کیا کبھی ان کا کوئی آڈٹ ہوا ہے اگر آڈٹ ہوا ہے تو کس فرم نے کیا ہے، کیا اس میں بے ضابطگیاں پائی گئیں ہیں، کیا وہ فرم Internationally renowned ہے یا نہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ محترمہ نے دو سوال کئے ہیں ایک تو انہوں نے پوچھا ہے کہ purchase کس طرح ہوئی ہے اور دوسرا کہا ہے کہ آڈٹ کس فرم

نے کیا ہے۔ 2011 کا آڈٹ جو کیا گیا ہے وہ کمرشل آڈٹ ہوا ہے۔ 2015 کا جو آڈٹ ہے وہ ابھی چل رہا ہے اس کی فائلر رپورٹ آنی ہیں اور 2016 کا جو آڈٹ ہے وہ ایک Chartered Accountant ہے اس نے کیا ہے وہ بھی رپورٹ ابھی آنی ہے یہ رپورٹس ابھی in process ہے اور جو پہلا آڈٹ 2011 کا ہے وہ ہم نے کر لیا ہے یہ تین قسم کے آڈٹ ہوئے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے سوال کا دوسرا جزیہ تھا کہ کیا کسی کی بھی رپورٹ نہیں آئی اور اس میں کوئی بے ضابطگیوں کا بھی علم نہیں ہوا؟ اس سے related میرا سوال ہے کہ یہ رپورٹس کب تک آجائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، منشہ صاحب! رپورٹس کب تک آجائیں گی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! یہ اگلے تین ماہ میں رپورٹس آجائیں گی کیوں کہ اس کا بڑا المبا cross question ہوتا ہے، پھر اس کے اندر دو طرح کا audits ہیں، پھر internal audits کا چیک کرنا ہے پھر وہ رپورٹس ہمارے تک آئے گی لیکن تین ماہ تک آجائے گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! تین ماہ میں رپورٹ آجائے گی۔ آخری ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگلا ضمنی سوال ہے کہ جن فرموموں نے purchasing میں حصہ لیا تھا اُن میں سے جن فرموموں کو نااہل کیا گیا اُن کی کیا وجہات تھیں اور کن فرموموں سے purchasing کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منشہ صاحب! جن فرموموں کو نااہل کیا گیا ہے اُن کو کیوں نااہل کیا گیا ہے؟ جن فرموموں سے purchasing کی گی ہے اُن کی position بتا دیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! جیسے آپ کو بھی معلوم ہے purchasing کے دو طریقے ہیں پہلے pre-qualification کی stage ہے اور اس کے بعد ٹیکنیکل financial stage ہے، پھر award کیا گیا اس میں وہ سارے process پر اولز کے تحت پورے کئے گئے تھے لیکن یہ کہ کس

فرم نے کہاں nonresponsive کیا ہے کچھ فریں ایسی ہوتی ہیں جو prequalification میں out ہو جاتی ہیں کچھ ٹیکنیکل پر آؤٹ ہو جاتی ہیں اور کچھ فریں ایسی ہوتی ہیں جن کی financial prices higher میں side پر ہوتی ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 18783 کا ملک صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر واقعہ سوالات کے دوران آگئے تو ان کا یہ سوال take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ گنہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ گنہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9113 ہے، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔

صلح لاہور میں ٹینکنیکل تعلیمی اداروں کے سربراہان کے نام سے متعلقہ تفصیلات

* 9113: محترمہ گنہت شیخ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صلح لاہور میں واقع ٹینکنیکل تعلیمی اداروں کے سربراہان کے نام، عہدہ، گرید اور تعلیمی قابلیت سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) صلح لاہور کے ٹینکنیکل تعلیمی اداروں میں طلباء کو کروائے جانے والے مکمل کورسز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) صلح لاہور کے ٹینکنیکل تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو کس شرح سے مالی امداد فراہم کی جا رہی ہے نیز مالی امداد کے علاوہ طلباء کو حکومت کی طرف سے اور کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین):

(الف) صلح لاہور میں واقع ٹینکنیکل تعلیمی اداروں کے سربراہان کے نام، عہدہ، گرید اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر کھدو گئی ہے۔

(ب) صلح لاہور کے ٹینکنیکل تعلیمی اداروں میں طلباء کو کروائے جانے والے مکمل کورسز کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر کھدو گئی ہے۔

(ج) ٹیوٹا کے زیر انتظام فنی تعلیمی اداروں میں طلباء کی مالی معاونت نہ کی جاتی ہے البتہ مستحق طلباء کو قواعد و ضوابط کے مطابق Tuition Fee مکمل یا جزوی معاف کی جاتی ہے
تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

علاوہ اذیں چھ ماہ تک کے کم دورانیہ کے انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورسز میں زیر تعلیم طلباء کو مفت فنی تربیت کے ساتھ ماہانہ 1000 روپے وظیفہ دیا جاتا ہے۔
ٹیوٹا کے زیر انتظام ضلع لاہور کے مندرجہ ذیل چھ ٹینکیکل تعلیمی اداروں میں لا بیریری کی سہولت بھی موجود ہے۔

1) جی سی ٹی ریلوے روڈ، لاہور

2) جی سی ٹی رائیونڈ روڈ، لاہور

3) جی سی ٹی (برائے خواتین)، لٹن روڈ، لاہور

4) جی سی ٹی، پرنگ اینڈ گراف آرٹس، لاہور

5) جی ٹی ٹی آئی، گلبرگ لاہور

6) جی ٹی ٹی آئی، مغلپورہ لاہور

مزید یہ کہ ضلع لاہور کے مندرجہ ذیل فنی تعلیمی اداروں کے طلباء کو ٹرانسپورٹ کی سہولت میسر ہے۔

1) جی آئی ای ٹی، کوٹ لکھپت

2) جی اے ایم ٹی آئی، لاہور

3) جی ٹی ٹی آئی گجر پورہ

جبکہ مندرجہ ذیل اداروں میں ہائل کی سہولت موجود ہے۔

1) جی سی ٹی ریلوے روڈ، لاہور

2) جی ٹی ٹی آئی (خواتین) ناؤن شپ، لاہور

3) جی آئی ای ٹی، کوٹ لکھپت، لاہور

4) جی سی ٹی، پرنگ اینڈ گراف آرٹس، لاہور

ٹیوٹا سے فارغ التحصیل طلباء کو کاروبار کے لئے akhuwat کے اشتراک سے قرضہ حسنہ بھی فراہم کیا جا رہا ہے تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ان اداروں میں جو ٹینکنیکل کورسز کروائے جا رہے ہیں اس کے exams ہوتے ہیں۔ جو ٹیچر کورس کرواتے ہیں تو کیا وہی ٹیچر exams لیتے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ جو ٹیچرز ان کو پڑھاتے یا سیکھاتے ہیں وہی ان کا امتحان لیتے ہیں یا کوئی اور لیتا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ پنجاب ٹینکنیکل بورڈ میں mostly examiners وہی ہوتے ہیں جو TEVTA میں پڑھاتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پھر اس کی وضاحت کروائی جائے کہ اگر ایک ٹیچر خود subject پڑھا رہا ہے، خود exam کے لئے رہا ہے اور خود ہی چینگ کر رہا ہے تو پھر معیار کو کس طرح کنٹرول کیا جاسکتا ہے اور اس کی کیا surety ہے کہ وہ ٹیچر on merit چینگ کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! اس پر اب کام شروع ہو چکا ہے اور بہت جلد ٹینچن یونیورسٹی کا قیام عمل میں آ رہا ہے۔ ہمیں اس بات کا اندازہ ہے جو محترمہ فرماء ہی ہیں کہ واقعی وہ standards نہیں ہے جو ہونا چاہئے۔ ہم اس پر باہر سے ایک third party examiner بھی لانا چاہ رہے ہیں جو اس کو at random چیک کرے تاکہ اس کے معیار کو بہتر کیا جاسکے۔ ٹینچن یونیورسٹی کا قیام، بہت جلدی عمل میں آ جائے گا اور اس کے اندر ہمارا damming ہے جو ترکی کے تعاون سے بنائے ہے جہاں اس وقت ہم سکھا رہے ہیں۔ ہم وہیں پر اس کو شروع کرنے لگے ہیں اور معیار کے بارے میں یا کورسز کے بارے میں جتنے بھی مسائل ہیں وہ بہت جلدی حل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز (ج) میں میر اسوال تھا کہ طلباء کو کس شرح سے مالی امداد فراہم کی جا رہی ہے؟ میر ا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو طلباء کو امداد فراہم کی جاتی ہے یا قرضے دیئے جاتے ہیں تو کیا اس کا

کوئی چیک اینڈ بیلنس ہے کہ جس مقصد کے لئے وہ قرضے دیئے جاتے ہیں وہ اسی مقصد کے لئے استعمال ہو رہے ہیں؟ دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ قرضے کی واپسی کی شرح کیا ہے؟
جناب سپیکر: جی، منظر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! جیسا کہ جواب میں کہا گیا ہے کہ ایک ہزار روپے و نصفہ مقرر ہے لیکن میر اخیال ہے کہ محترمہ یہ پوچھنا چاہرہ ہی ہیں کہ "اخوت" کے تحت جو قرضے دیئے گئے ہیں ان کو کیسے چیک کیا جا رہا ہے؟ "اخوت" کے تحت جو قرضے دیئے جا رہے ہیں ان کی واپسی کی شرح 98.5% یصد ہے۔ "اخوت" کا ایک internal system ہے جس کے تحت ان کو چیک کیا جاتا ہے۔ اگر کسی آدمی نے کوئی چھوٹی دکان، تور لگانے یا کوئی بھی کام کرنے کے لئے قرضہ لیا تو "اخوت" کا چیک کرنے کا internal system بڑا سخت ہے۔ وہ موقع پر جا کر دیکھتے ہیں کہ کیا وہ واقعی کام کر رہا ہے؟ اسی وجہ سے اس کی return 98.5 percent ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ تو انہوں نے "اخوت" کے monitoring system کا بتایا ہے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ TEVTA جو فری کورس کرو رہا ہے جس کا سارا خرچ گور نمنٹ کا ہوتا ہے تو کیا TEVTA کا کوئی چیک اینڈ بیلنس یا monitoring system ایسا نہیں ہے کہ وہ چیک کرے کہ skilled persons فیلڈ میں جا کر وہی کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ TEVTA کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ جس کام کے لئے آپ نے ان کو trained کیا ہے کیا وہ فیلڈ میں وہی کام کر رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! اگر کسی بچے یا بچی نے یا الیکٹریکل کا کورس کیا ہے فرض کریں کہ اس کو مارکیٹ کے حساب سے 20 ہزار روپے تجوہ مل رہی ہے اگر اس کو better chance ملتا ہے اور وہ کام چھوڑ کر plunge کر کے دوسرے کام پر چلا جاتا ہے تو اس کو ہم چیک نہیں کر سکتے۔ جس فیلڈ میں اس کو کام سکھایا جا رہا ہے ہم نے اس فیلڈ میں دیکھنا ہے کہ وہ بچھنے کچھ deliver کر سکے اور کما سکے۔

جناب سپیکر: آپ ratio بتا دیں کہ کتنے percent ایسے ہیں جن کو آپ نے trained کیا اور اسی کے مطابق وہ کام کر رہے ہیں؟ اصل بات تو یہ ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! یہاں کتنے ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں جو DMG کرنے کے بعد سویں سروس میں آگئے۔ گزارش یہ ہے کہ یہ monitor نہیں کیا جاسکتا کہ کب کوئی اپنا profession تبدیل کر لے۔ اگر میں یہ بات آگے کھوں تو کتنے فوج کے لوگ ایسے ہیں جو DMG میں آگئے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: چلیں، آپ نے جواب تو دے دیا ہے لیکن آپ کا جواب ذرا دھندا سا ہے۔

محترمہ گھہت شیخ: جناب سپیکر! گورنمنٹ کا اتنا خرچ ہو اور پھر چیک اینڈ بیلنس نہ ہو۔ ان کو جس فیلڈ کے لئے skilled کیا جا رہا ہے وہ اس میں useful بھی نہ ہو تو پھر اتنا خرچ کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ان کو ٹریننگ تو چاہئے لیکن اس پر چیک اینڈ بیلنس ضرور ہونا چاہئے۔ اگلا سوال جناب عبد القدر علوی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈو کیٹ): جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈو کیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 9083 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب عبد القدر علوی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب و ہیشمند ٹریننگ کو نسل کو فنڈر زکی فراہمی اور بورڈ کی تشکیل سے متعلقہ تفصیلات

* 9083: جناب عبد القدر علوی: کیا وزیر زکوہ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب و ہیشمند ٹریننگ کو نسل کس ادارے کے تحت کام کرتی ہے نیز یہ کہ ان کو فنڈر زکوں سا ادارہ فراہم کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب و کیشنل اینڈ ٹرینگ کو نسل اضلاع کی سطح پر اداروں کو سپرواائز کرنے کے لئے مقامی افراد پر مشتمل بورڈ بناتا ہے؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس بورڈ میں نامزدگی کا کیا معیار ہے اور یہ بورڈ کتنی مدت کے لئے بنایا جاتا ہے اس کی تفکیل نوکون سی اخخاری یا آفسر کرتا ہے اس بورڈ کے ممبرز کی نامزدگی میں مقامی پارلیمنٹری زکوئی کردار ہے اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر زکوہ و عشر (محترمہ نغمہ مشتاق):

(الف) پنجاب و کیشنل ٹرینگ کو نسل ایک خود مختار ادارہ ہے جو ایک کو نسل (بورڈ) کے زیر انتظام ہے۔ اس کو نسل کے چیزیں کو وزیر اعلیٰ تعینات کرتے ہیں نیز ان کو فڈرال پلانگ اینڈ ڈویپمنٹ ڈیپارٹمنٹ گرانٹ ان ایڈ کی صورت میں جبکہ پنجاب و کیشنل ٹرینگ کو نسل کے تحت کام کرنے والے و کیشنل ٹرینگ انسٹیوٹس (VTIs) میں فنی تربیت حاصل کرنے والے مستحق زکوہ طلباء و طالبات کو ملکہ زکوہ و عشر و ظائف فراہم کرتا ہے۔ مستحق طلباء و طالبات کے استحقاق کا تعین متعلقہ مقامی زکوہ کمیٹی کا چیزیں میں کرتا ہے اور اس کی سفارش سے ضلعی زکوہ کمیٹی ان بچوں کو وظیفہ مہیا کرتی ہے اور اس کے علاوہ بین الاقوامی حکومتی اور نجی ادارے بھی بچوں کی تربیت کے لئے فنڈ مہیا کرتے ہیں۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ پنجاب و کیشنل ٹرینگ کو نسل اضلاع کی سطح پر اداروں کو سپرواائز کرنے کے لئے مقامی افراد پر مشتمل ڈسٹرکٹ بورڈ آف مینجمنٹ (DBOM) بناتا ہے۔

(ج) پنجاب و کیشنل ٹرینگ کو نسل، بذریعہ پنجاب و کیشنل ٹرینگ کو نسل ایکٹ 1998، کی شق 41 کے تحت، اس بورڈ کی تشكیل کے لئے مجاز اخخاری ہے۔ اس بورڈ کی تشكیل تین سال کی مدت کے لئے ہوتی ہے جس کے ارکان مندرجہ بالا ایکٹ کی شق 41 کے تحت غیر سیاسی، غیر سرکاری اور ترجیحاً کاروباری افراد ہوتے ہیں جن کی تعداد، علاوہ پر یزید نہ، کم از کم چھ اور زیادہ سے زیادہ اخشارہ (بشوں میں Deputy Commissioner ex-officio ممبران) اور اس بورڈ کی تشكیل میں مقامی پارلیمنٹری زکوئی کردار واضح نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈ وو کیٹ): جناب سپیکر! پوچھا گیا تھا کہ پنجاب وو کیشنل ٹریننگ کس ادارے کے تحت کام کرتی ہے نیزان کے سالانہ فنڈز کیا ادارہ فراہم کرتا ہے؟ جواب میں کہا گیا کہ کونسل کے چیئرمین کو وزیر اعلیٰ تعینات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ Vocational Training Institutes (VTIs) کا چیئرمین کون ہے، کب سے ہے، ان کا اعزازیہ کیا ہے، یہ کتنے عرصے سے تعینات ہیں، ان کی کیا ڈیلویٹیز ہیں اور کیا qualification ہے؟

جناب سپیکر: ان کی کو ایمپلیکیشن کیا ہے، کام کیا کرتے ہیں، ان کا نام کیا ہے یہ ساری باتیں پوچھ رہے ہیں۔ ان کو بھی سارا پتا ہو گا لیکن جان بوجھ کر ایسی بات کر رہے ہیں۔ یہ fresh question بتا ہے پھر ہی ان سے پوچھ سکتے ہیں otherwise نہیں پوچھ سکتے۔ کوئی اور ضمنی سوال کر لیں اس کو چھوڑ دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈ وو کیٹ): جناب سپیکر! آپ کا حکم ہے تو پھر میں بالکل نہیں کرتا۔ میں تو ایسی کوئی جرأت نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: نہیں، میرا حکم ایسا نہیں ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈ وو کیٹ): جناب سپیکر! یہ بڑی ضروری ہے۔

جناب سپیکر: اس بارے میں آپ کو fresh question دینا چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈ وو کیٹ): جناب سپیکر! اس میں لکھا ہوا ہے میں نے اسی میں سے پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! منظر صاحبہ آپ کو بتاتی ہیں۔

وزیر زکوہ و عشر (محترمہ نغمہ مشتاق): جناب سپیکر! ان کا نام فیصل اعجاز خان ہے، یہ 19 جون 2010 سے تعینات ہیں، ان کا دوسرا tenure ہے اور یہ اعزازی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈ وو کیٹ): جناب سپیکر! اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، اب بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈوکیٹ): جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ ان کا اعزازیہ کتنا ہے؟ یہ کتنی ماہانہ لے رہے ہیں، ان کی کیا مراعات ہیں اور ان کا چیف آپرینگ آفیسر کون ہے؟ ان کو فنڈز کون سا ادارہ فراہم کر رہا ہے اور اس کے لئے current year میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! جب تعیناتی اعزازی ہے تو پھر پوچھنا زیادتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈوکیٹ): جناب سپیکر! شیخ صاحب تو منظر ہیں لیکن ان سے اپنے ڈیپارٹمنٹ کا جواب لے لیں گے۔

جناب سپیکر: آپ نے جواب لینا ہے نا۔
وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! اتنی بات سمجھ نہیں آرہی کہ اعزازیہ کیا چیز ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈوکیٹ): جناب سپیکر! چیف آپرینگ آفیسر کا پوچھا ہے اور دوسرا یہ پوچھا ہے کہ یہ کتنی تنوہ اور مراعات لے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ سوال دیں تو میں پھر پوچھوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈوکیٹ): جناب سپیکر! اسی میں ہے، یہ لکھا ہوا ہے، ان کی کو ایقیشن کیا ہے؟

جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: جی، جو وہ پوچھ رہے ہیں۔

وزیر زکوہ و عشر (محترمہ نغمہ مشتاق): جناب سپیکر! ساجد نصیر چیف آپرینگ آفیسر ہیں لیکن میں نوں تنوہ دا نہیں پتا، میں ان رہ لائے تے آئی نیں جناب تی سوال میرے اتے کر رے او۔ (قہقہہ)
تی تاں پیدا کر رے او، تساں تاں میں نوں confuse کر دیتا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈوکیٹ): جناب سپیکر! چلیں، یہ ہماری بہن ہیں ہم سوال نہیں پوچھتے۔

جناب سپیکر: جی، میں کوئی ایسی بات نہیں کرتا۔

وزیر کوہا و عشر (محترمہ نگہ مشتاق): جناب سپیکر! منظر بن کر ہم کوئی آسمانی خلوق نہیں بن گئے ہم بھی تو آپ کی طرح انسان ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال چودھری محمد اکرام کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے۔

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! سوال نمبر 9145 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ شہر میں ٹیوٹا کے ادارے و دیگر تفصیلات

* 9145: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ:

(الف) سیالکوٹ شہر میں TEVTA کے کتنے ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) اس شہر میں مزید کتنے ادارے حکومت کو لئے کارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا اس شہر میں TEVTA کے جو ادارے چل رہے ہیں وہ اس شہر میں واقعہ انڈسٹری سے related ہیں؟

(د) حکومت کب تک اس شہر کی انڈسٹری سے related مزید ادارے کو لئے کارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین):

(الف) سیالکوٹ شہر میں مندرجہ ذیل ادارے TEVTA کے تحت کام کر رہے ہیں۔

1) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، سیالکوٹ

2) گورنمنٹ وکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین)، سیالکوٹ

3) گورنمنٹ آپر میٹس شپ ٹریننگ سنٹر سیالکوٹ

4) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، (جیل) سیالکوٹ

5) انسٹیٹیوٹ آف سرجیکل ٹیکنالوجی، سیالکوٹ

6) میل انڈسٹریزڈ اولپنٹ سنٹر، سیالکوٹ

(ب) فی الحال حکومت اس شہر میں مزید کوئی بھی ادارہ کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(ج) اس شہر میں موجود TEVTA کے ادارے جو کورسز چلا رہے ہیں وہ مقامی صنعت سے مطابقت رکھتے ہیں۔ چند ادارے مقامی صنعت کو مد نظر رکھ کر بنائے گئے ہیں جن میں میل انڈسٹریز ڈوپلمنٹ سٹر، سیالکوٹ MIDC اور انٹیشیوٹ آف سر جیکل ٹیکنالوجی، سیالکوٹ (IST) شامل ہیں۔ تمام کورسز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فی الحال حکومت اس شہر میں مزید کوئی بھی ادارہ کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ج) سے ہے کہ Surgical MIDC Institute میں آج تک کتنے سٹوڈنٹس مستفید ہو کر انڈسٹری میں آئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ جز (ج) میں جا رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! بھائی صاحب جز (ج) کا جواب مانگ رہے ہیں۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ میل انڈسٹری ڈوپلمنٹ سٹر سیالکوٹ سے کتنے pass out ہوئے ہیں؟ اب جب سے یہ ادارہ قائم ہوا ہے تو اس وقت سے اب تک کتنے پاس ہوئے ہیں، اس کے بعد وہ کہاں کام کر رہے ہیں تو یہ ڈیٹافوری نہیں مل سکتا کہ وہ کتنے لوگ کام کر رہے ہیں اور وہ اسی فیلڈ میں کام کر رہے ہیں۔

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! اس ادارے سے کتنے مستفید ہو چکے ہیں؟

جناب سپیکر: مجھے آپ کی صحیح آوازنائی نہیں دی۔ آپ نے سوال کیا کیا ہے؟

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اس ادارے میں پچھلے چار سال سے کتنے سٹوڈنٹس مستفید ہوئے اور کتنے سٹوڈنٹس انڈسٹری میں گئے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! بھائی کا سوال دیکھ لیجئے وہ کہہ رہے ہیں کہ ٹیوٹا کے جو ادارے چل رہے ہیں وہ شہر میں واقع انڈسٹری سے related ہیں؟ سوال صرف یہاں ختم ہو گیا کہ کیا related ہیں اور جواب میرا یہ ہے کہ بالکل related ہیں لیکن وہ آگے جو detail پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ کتنے لوگ اب تک pass ہوئے اور کتنے یہاں پر related انڈسٹری میں کام کر رہے ہیں؟ تو اس کے لئے علیحدہ سوال ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات تو ٹھیک ہے۔

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میر اسوال ہے کہ ہر سال کتنے سٹوڈنٹس اس میں داخل ہو رہے ہیں؟

جناب سپیکر: کتنے سٹوڈنٹس؟

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! کتنے سٹوڈنٹس MDC admission میں لے رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! آپ مہربانی کر کے سوال دیکھیں۔ related industry میں کہتا ہوں کہ لیکن جو یہ سوال میرے بھائی کر رہے ہیں، یہ پوچھ رہے ہیں کہ وہ پھر آگے جا کر کہاں کام کر رہے ہیں تو آپ خود دیکھ لیجئے کہ یہ اس سے relate کیسے کریں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میر اٹمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: جن کا سوال ہے پہلے ان کو اٹمنی سوال کر لینے دیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! وہ مطمئن ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے ان سے اجازت لی ہے کہ وہ مجھے اٹمنی سوال کرنے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اجازت تو میں نے دیتی ہے انہوں نے نہیں دیتی۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! آپ نے خود تو کہا ہے کہ جس کا سوال ہے ان سے پہلے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے ان کو کہا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اب اجازت دیں تو میں ضمنی سوال پوچھ لوں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ پوچھ لیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا معزز منظر صاحب سے سوال یہ ہے یہ بڑا سوال پوچھا گیا کہ اب تک ٹیونٹا ادارہ جو سیالکوٹ میں کام کر رہا ہے تو اس ادارے میں اب تک کتنے طالب علم مستفید ہوئے اور وہاں سے کتنے کارآمد بنائے گئے اور وہ ملک کے اچھے شہری بن سکے؟ اپنے ہر مندھاتھوں کے ساتھ وہ ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں تو یہ بڑا simple چھوٹا سا سوال ہے۔

جناب سپیکر! آخر اس ادارے نے کتنے طالب علموں کو پیدا کیا؟

جناب سپیکر: یہ چھوٹا سا سوال نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! انہوں نے کتنے طالب علموں کو سرٹیفیکیٹ جاری کئے؟ کوئی نہ کوئی تو ریکارڈ اس ادارے کے پاس موجود ہو گا؟

جناب سپیکر: یہ آپ کا fresh question ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! کس طرح fresh question بتتا ہے؟

جناب سپیکر: آپ fresh question دیں۔ میں جواب لوں گا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اگر آپ نے منظر صاحب کو defend کرنا ہے تو پھر علیحدہ بات ہے۔ ورنہ یہ fresh question نہیں بتا۔

جناب سپیکر: جو بات یہ کر رہے ہیں کہ کیا کام کر رہے ہیں، کون مستفید ہوا، کہاں وہ جا رہے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال میں پوچھا یہی گیا ہے کہ ٹیونٹا کا ادارہ وہاں پر کام کر رہا ہے۔ ---

جناب سپیکر: نہیں، یہ سوال نہیں بتتا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ہم پوچھ رہے ہیں کہ کتنے طالب علم ہیں جو مستفید ہوئے؟

جناب سپیکر: جی، یہ سوال نہیں بتتا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! یہ کیسے fresh question بتتا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کوئی اور سوال کر لیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اگر آپ منشہ صاحب کو added کر رہے ہیں تو پھر علیحدہ سے بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ نیا سوال لے آئیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں بتتا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو اب میں جواب دے دوں؟

جناب سپیکر: چلیں! اگر آپ جواب دینا چاہتے ہیں تو جواب دے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! نہیں، آپ کی اجازت سے۔

جناب سپیکر: پھر مجھے اعتراض نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ بات یہ ہے کہ ایک batch 100 سٹوڈنٹس کا ہے۔ اگر فرض کیجیے کہ جیسے تین سال یا چار سال کامیرے بھائی کہہ رہے تھے تو دیکھ لیجئے کہ یہ تین سے چار سو سٹوڈنٹس ہیں لیکن آگے ان کو دیکھنا ہے کہ وہ چار سو سٹوڈنٹس جو ہم نے pass out کئے تھے، ہم نے جو اپنی طرف سے اچھے بچے اور اچھے لوگ بنانے کی وجہ سے وہ کام کیا کر رہے ہیں اور وہ کہاں کر رہے ہیں اس کے لئے ایک بالکل علیحدہ سوال ہو گا۔ Batch بتایا جاسکتا ہے کہ ہمارے پاس جو capacity ہے وہ 100 سٹوڈنٹس کی ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال نہیں کرتی لیکن آگے کا کسی نے پوچھا ہی نہیں۔ ہم تو ان کا پوچھ رہے ہیں جو ادارے نے پیچے کام کئے تھے۔ بہر حال اگر اس کے ڈیپارٹمنٹ نے ان کو جواب نہیں دیا تو علیحدہ بات ہے۔ ہم اس سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوئے۔
جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! آپ دیکھیں، سوال تو پڑھیں۔ اس ادارے نے جو کام کیا ہم تو وہ پوچھ رہے ہیں۔ ہم نے تو یہ نہیں پوچھا کہ جب وہ طالب علم تھے اب ان کو پانچ سال ہو گئے تو انہوں نے کیا کام شروع کیا۔

جناب سپیکر: اب وہ تو پتا کر کے بتاسکتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! منستر صاحب ہمیں مطمئن نہیں کر سکے۔
جناب سپیکر: نہیں، نہیں، ایسی بات نہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! اگر مطمئن نہیں کر سکے تو معافی دلوادیں۔

جناب سپیکر: میاں طارق محمود صاحب! آپ کا سوال ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9102 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ زکوٰۃ و عشر غریب لوگوں کو زکوٰۃ نہ ملنے سے متعلقہ تفصیلات

* 9102: میاں طارق محمود: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نواز شہزادیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے دو سال سے صوبہ بھر میں غریب لوگوں کو زکوٰۃ نہیں ملی؟
- (ب) کیا حکومت فوری طور پر غریب لوگوں کو زکوٰۃ فائدہ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (محترمہ نغمہ مشتاق):

(الف) گزشته دوسالوں سے صوبہ پنجاب کے مستحق افراد کو بلا تعلیل زکوٰۃ کی مختلف مرات میں زکوٰۃ فنڈ کی ادائیگی کی جاری ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب کے مستحق افراد کو بلا تعلیل زکوٰۃ فنڈ کی ادائیگی جاری ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کون سے جز سے کرنا چاہتے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ گزشته دوسالوں سے صوبہ پنجاب کے مستحق افراد کو بلا تعلیل زکوٰۃ کی مختلف مرات میں زکوٰۃ فنڈ کی ادائیگی کی جاری ہے۔ وہ کون سی مختلف مرات ہیں جن میں سے ان کو ادائیگی کی جاری ہیں اس کی وضاحت کر دیں؟

جناب سپیکر: جی، منظر صاحبہ! مختلف مرات کی وضاحت کریں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (محترمہ نغمہ مشتاق): جناب سپیکر! گزارہ الاؤنس، تعلیمی و طائف، تعلیمی وظیفہ دینی مدارس، ہیئتھ کئی، جہیز فنڈ، عید گرانٹ، تعلیمی وظیفہ شکنیکل، گزارہ الاؤنس برائے نایبنا، خود رو گاز سکیم، بحالی پرو گرام، صوبائی سٹاف کے ہسپتال ہیں۔ جزاں کے مریض ہیں اور کوئی حکم کرو۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ تشریف رکھیں۔ منظر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ جو گزارہ الاؤنس ہے، جو غریبوں کو زکوٰۃ دی جاتی ہے، انہوں نے باقی جو کچھ کہا ہے لیکن جو غریب آدمی کو پیسے دیتے ہیں اس کا کیا طریق کارہے، یہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، جو غریب آدمی کو پیسے دیتے ہیں اس کا طریق کا رہتا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (محترمہ نغمہ مشتاق): جناب سپیکر! ایک کمپیوٹر ایزڈ شناختی کارڈ ہوتا ہے، جو مقامی زکوٰۃ کمیٹی ہوتی ہے وہ اس کو دینا پڑتا ہے، ان کی application بھی ساتھ لف ہو کر آتی ہے اور پھر ہم لوگ verification کر کے دیتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہن دوسرا تی سوال کیتا تے میں جواب نہیں دینا جے، میں او تھوں دی آں، پنڈدی آں تے میں جواب نہیں دینا جے میرا بھائی، بس کیونکہ میں زکوٰۃ نہ لین دی حقدار آں تے نہ جناب نیں، سن رہے اوناں، ہاں جی تے نہ میمنوں confuse کرو، مہربانی۔۔۔ (تحقیقہ)

میاں طارق محمود: ٹھیک ہے، میں مانتا ہوں۔۔۔ (تحقیقہ)

جناب سپیکر: منظر صاحبہ! آپ مجھ سے مخاطب ہوں، ان سے نہ direct مخاطب ہوں۔ آگے سوال نمبر 9172 اور سوال نمبر 9205 جناب احسن ریاض فقیہ کے ہیں، ان کی request آئی تھی اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شمیلہ اسلم: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 9224 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وہاڑی: سماں انڈسٹری میں اسٹیٹ میں متعلقہ تفصیلات

*9224: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نواز شیخان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل وہاڑی میں قائم سماں انڈسٹری میں اسٹیٹ کب اور کتنے رقبہ پر قائم کی گئی؟

(ب) اس وقت یہاں کتنے انڈسٹری میں اور پبلک سروس کے پلاٹ بنائے گئے ہیں ان میں سے کتنے الٹ ہو چکے ہیں؟

(ج) اس وقت یہاں کتنے یونٹ چالو حالت میں ہیں اور ان میں کون کون سی پراؤ کٹش تیار ہو رہی ہیں؟

(د) کیا مذکورہ انڈسٹری میں سوئی گیس کی سہولت موجود ہے؟

(ه) کیا اس میں کوئی کیمیکل یونٹ لگانے کا کام ہو رہا ہے اور اس کا طریقہ کار کیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین):

(الف) پنجاب سماں انڈسٹری میں کارپوریشن کے زیر انتظام وہاڑی میں کوئی انڈسٹری میں اسٹیٹ نہیں ہے۔

(ب) - ایضاً -

(ج) - ایضاً -

(و) - ایضاً۔

(ہ) - ایضاً۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال ہے؟**محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! جز (الف) میں، میں نے پوچھا تھا کہ:****"تحصیل وہاڑی میں قائم انڈسٹریل اسٹیٹ کب اور کتنے رقبہ پر قائم کی گئی۔"**

جناب سپیکر! تابت کی غلطی کی وجہ سے یہاں پر سال لکھا گیا ہے، جس کی وجہ سے میر اتمام جو جواب ہے وہ ہو گیا ہے۔ اب میر اسوال یہ ہے کہ سال انڈسٹریل اسٹیٹ اور انڈسٹریل اسٹیٹ میں ایسا کیا نمایاں فرق ہے کہ ہر چیز کا جواب نفی میں آیا ہے؟

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ انڈسٹریل کارپوریشن اور انڈسٹریل اسٹیٹ جو ہے وہ مختلف ہے۔ جی، وہ بتائیں کہ اس کا کیا معیار ہے اور اس کا کیا معیار ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ انڈسٹریل اسٹیٹ کے دو مختلف ادارے ہیں، ایک پنجاب سال انڈسٹریل اسٹیٹ ہے وہ علیحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے اور ایک پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ہے جس کو PIEDMC کہتے ہیں تو یہ ان کا جو سوال ہے، اگر تو ان کا سوال وہاڑی اسٹیٹ کے بارے میں ہے تو وہ میں عرض کر دیتا ہوں کہ:

"تحصیل وہاڑی میں قائم سال انڈسٹریل اسٹیٹ کب اور کتنے رقبہ پر قائم کی گئی؟"**یہ ان کا سوال تھا، جس کا جواب آیا کہ:**

"وہاں پنجاب سال انڈسٹریل کارپوریشن کے زیر انتظام وہاڑی میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے۔"

جناب سپیکر! اب غالباً محترمہ پوچھنا یہ چاہ رہی ہیں کہ جو PIEDMC نے وہاں پر اسٹیٹ بنانی ہے اس کا جواب تو میں اس کا جواب دیتا ہوں کہ 1277 ایکٹر پر وہ بنائی گئی اور 2013 میں شروع ہوئی۔ اس میں اب تک 201 plots industrialist ہیں ان میں سے 17 انڈسٹریل پلاٹ industrialist کو الٹ ہو چکے ہیں اور اس وقت وہاں پر جو products تیار ہو رہی ہیں، ان کا سوال تھا تو وہاں چونکہ سوئی گیس

اچھی نہیں ہے جس کے لئے ہم کو شش کر رہے ہیں کہ وہاں گیسر شروع ہو جائیں تو اس لئے وہاں پر نہیں ہے اور پھر ان کا ایک اور سوال کیمیکل کے بارے میں تھا تو وہاں کیمیکل کی اچھی کوئی ایسی انڈسٹری نہیں لگائی گئی، نہیں ہے اس کے لئے ہمیں کوئی application آئی ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلام: جناب پیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے کہ جو سوئی گیس کی بات کی ہے وہ کب تک متوقع ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب پیکر! اس پر کام ہو رہا ہے، اب چونکہ یہ ایک high budget item ہے اس کے لئے ہم کو شش کر رہے ہیں کہ finance arrange ہو جائے لیکن اس میں کچھ عرصہ لگے گا۔

جناب پیکر! میں exact time نہیں دے سکتا لیکن ہم کو شش کر رہے ہیں کہ یہ انڈسٹری میں بالکل اس وقت جلد سے جلد operational ہو جائے۔

جناب پیکر! میں یہاں پر ایک بات اور عرض کروں گا کہ ہم یہاں پر مسلسل foreigner investors کیجھ رہے ہیں، کئی Chinese parties کو ہم نے وہاں پر بھیجا ہے جو اس اسٹیٹ کو وہاں پر موقع پر جا کر معائنة کر رہے ہیں، ہماری کو شش ہے کہ یہ جلد سے جلد operational ہو جائے۔

جناب پیکر: چین، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9242 محترمہ شنیلاروت کا ہے۔ موجود نہیں ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب پیکر! وہ out of country ہیں۔

جناب پیکر: جی، out of country Sure؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب پیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب پیکر: جی، اگر وہ اس سوال کو pending out of country ہیں تو پھر اس کیا جائے گا۔ اب میں دوبارہ اسی سلسلے کی طرف چلتا ہوں۔

میاں محمد رفیق: جناب پیکر! ---

جناب سپیکر: آپ ذرا تشریف رکھیں، مجھے یہ کام کرنے دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9281 جناب عبدالقدیر علوی کے سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ابھی جب میں اس پر آؤں گا تو پھر بات کریں گے۔ اب سوال نمبر 8795 ڈاکٹر سید و سیم اختر کا ہے۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8783 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، میں ابھی پونٹ آف آرڈر نہیں لے رہا۔ میں تو question repeat کر رہا ہوں۔ اگلا سوال نمبر 8783 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8796 بھی ڈاکٹر سید و سیم اختر کا ہے۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب عبدالقدیر علوی کا سوال ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9281 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب عبدالقدیر علوی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صلح ٹوبہ ٹیک سنگھ میں راجباہ لوڑ گو گیرہ کے پلوں کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

* 9281: جناب عبدالقدیر علوی: کیا وزیر آپنا شی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی تمام انہار یا راجباہ جن کا ڈسچارن 50 کیوں تک ہے ان کو پختہ کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسی پروگرام کے تحت ضلع ٹوبہ ٹیک سلگھ میں نہر جھنگ برائج سے نکلنے والے راجباہ اور لوڑ گوگیرہ کو پختہ یا ان کی لائیک کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان راجباہ پر سو سال سے بھی پرانے اور خستہ حال پلوں کی تعمیر نویا مرمت نہیں کی گئی ہے جس سے ٹریفک اور پانی کے بہاؤ میں شدید مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان خستہ حال پلوں کی تعمیر نویا مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر آپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) اس بارے میں عرض ہے کہ صوبے میں جن راجباہ کاڈ سچارج 50 کیوں سک تک ہے مکملہ ان کو پختہ کرنے کا کام کر رہا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

تعداد کل راجباہ 50 کیوں سک تک = 2256

تعداد کل راجباہ 50 کیوں سک تک جو پختہ ہو چکی ہیں = 1021

(ب) یہ بات درست ہے کہ ڈولپمنٹ سرکل فیصل آباد نے ضلع ٹوبہ ٹیک سلگھ میں جو نہریں لوڑ گوگیرہ برائج سے نکلتی ہیں ان کی لائیک کر دی ہے۔ مساوی ترکھانی ڈسٹریکٹ میں RD.153+037، RD.124+597، کالو ماٹر+RD.0 00+000 تا RD.121+278 ڈسٹریکٹ میں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ تمام Crossing Bridges پرانے پلوں کی مرمت نہیں کی گئی ہے جس سے ٹریفک اور پانی کے بہاؤ میں کوئی رکاوٹ آتی ہے تمام پرانے پل جن کی مرمت کی ضرورت ہوان کی مرمت کر دی جاتی ہے۔

(د) جو پل مکملہ انہار کی حدود میں آتے ہیں ان کی بروقت مرمت مکملہ انہار کرتا ہے اور اس کے علاوہ جو پل مکملہ ریلوے۔ مکملہ ہائی وے یا لوکل گورنمنٹ نے تعمیر کئے۔ ان کے بارے میں متعلقہ مکملہ بہتر آگاہی فراہم کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس سوال کا جو جز (ج) و (د) ہے اس پر میرے دو ضمنی سوال ہیں۔

جز (ج) پر میرا سوال یہ ہے کہ ملکہ نے یہاں پر اس جزا کا جواب بھیجا ہے وہ یہ ہے کہ:

" یہ درست نہ ہے کہ تمام crossing bridges پرانے پلوں کی مرمت نہیں کی

گئی ہے جس سے ٹریفک اور پانی کے بہاؤ میں کوئی رکاوٹ آتی ہے۔ تمام پرانے پل

جن کی مرمت کی ضرورت ہوان کی مرمت کر دی جاتی ہے۔"

جناب سپیکر! اس جز (ج) میں جو جواب آیا ہے اس پر میری گزارش یہ ہے کہ جتنے بھی راجباہ

ہیں یہ پختہ ہو چکے ہیں اور انگریز کے وقت کے بنائے ہوئے پل تاحال کھڑے ہیں۔ اب جواب میں یہ کہا

گیا ہے کہ جن کی ضرورت ہوتی ہے ان کی مرمت کر دی جاتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اب چونکہ وہ

ہو گیا ہے، نہروں اور راجباہوں کا upraise bed level اونچا ہو گیا ہے تو پل اسی شکل میں ہے۔ پانی کے

بہاؤ کی رکاوٹ بھی اس میں ہے اور اس میں جب کوئی چیز آ جاتی ہے، کوئی لکڑیاں آ جاتی ہیں، کوئی نعش آ

جاتی ہے تو وہ اس میں پھنس جاتی ہے۔ میں اب اس کا نام بتارہا ہوں کہ میرے حلقة میں ہی جھنگ برائج کی

ایک شاخ ہے اس کے پل ویسے ہی کھڑے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کی کوئی تجویز لا سکیں، کوئی طریقہ کار بنا نہیں۔ ایسے کیسے وہ آپ کو جواب دے دیں۔

آپ ان سے مل لیں اور ان کو یہ ساری بات بتا دیں۔ اس پر کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جب یہ نہ پختہ ہوئی تو اس کا پل بھی اس کے level کے مطابق نیا تعمیر ہونا

چاہئے تھا۔ اب یہ جز (د) میں جو ہے اس کا جواب یہ ہے کہ:

" جو پل ملکہ انہار کی حدود میں آتے ہیں ان کی بروقت مرمت ملکہ انہار کرتا ہے

اور اس کے علاوہ جو پل ملکہ ریلوے، ملکہ ہائی وے یا لوکل گورنمنٹ نے تعمیر

کئے ان کے بارے میں متعلقہ ملکہ بہتر آگاہی فراہم کر سکتا ہے۔ "

جناب سپیکر! اب سوال یہ ہے کہ جہاں سے راجباہ یا نہر گزرتی ہے وہاں پل بھلے ہائی

وے بنائے یاریوے بنائے لیکن اس کے پیسے تو ملکہ نہرنے ہی ادا کرنا ہوتے ہیں تو پھر ان کو کیسے پتا نہیں

ہے۔

جناب سپیکر: آپ سوال پوچھ رہے ہیں یا کوئی دھمکی آمیز خط لکھ رہے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ دھمکی نہیں بلکہ جواب کے مطابق ہی میر اسوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب تو آنے دیں۔

جناب سپیکر: جواب آئے گا لیکن آپ تشریف تو رکھیں۔ پہلے تو آپ کا سوال ہی کسی اور نہر کے بارے میں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں دوبارہ عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: پلیز آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے وضاحت کرنے دیں اس سے سب کا بھلا ہو گا۔

جناب سپیکر: منشہ صاحب نے وضاحت کرنی ہے یا آپ نے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! محکمہ نہر نے فڈ زدی ہے۔ بھلے اسے ریلوے بنائے یا ہائی وے بنائے۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ منشہ صاحب! معزز ممبر نے جو بات کی ہے اس بارے میں آپ جو مستقبل میں کرنا چاہتے ہیں وہ بتا دیں۔

وزیر آپا شی (جناب امانت اللہ خان شادی نحیل): جناب سپیکر! معزز ممبر کو کسی پل سے کوئی مسئلہ ہے تو اس کی بات کریں۔ specific

جناب سپیکر: وہ اپنی بات کریں گے۔

وزیر آپا شی (جناب امانت اللہ خان شادی نحیل): جناب سپیکر! انہروں پر جو پل بننے ہوئے ہیں اگر وہ ہائی وے استعمال کر رہا ہے تو لامحالہ بات ہے وہ پل ہائی وے کے preview میں آتا ہے اور جو ریلوے استعمال کر رہا ہے وہ ریلوے کے preview میں آتا ہے۔ معزز ممبر نے جو انہار کی بات کی ہے ان میں سے تیس پل محکمہ انہار کے پاس ہیں جن میں چھ پلوں کی مرمت ہو چکی ہے۔ جن پلوں کے بارے میں issues ہیں معزز ممبر بتا دیں تو انشاء اللہ وہ مسئلہ حل کر دیں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 8655 ڈاکٹر سید و سیم اختر کا ہے۔ موجود نہیں ہیں۔ سیکرٹری صاحب! ان کی اس سلسلے میں آپ سے یا کسی اور متعلقہ آفیسر سے بات تو نہیں ہوئی؟ ڈاکٹر صاحب کی کوئی بات نہیں ہوئی لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8781 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9083 جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسان ریاض فتنیہ کا ہے لیکن ان کی request آئی ہے اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9242 محترمہ شنیلاروٹ کا ہے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر آپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر زکوہ و عشر (محترمہ نغمہ مشتاق): میں بھی بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

عباسیہ لنک کینال میں پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8795: ڈاکٹر سید و سیم اختر: کیا وزیر آپاشی ازراہ نواز شیخان فرمائیں گے کہ:-

پنجند ہیڈور کس سے عباسیہ لنک کینال میں پانی چھوڑنے کا کب فیصلہ ہوا اور کس اتحارٹی نے کیا، اس کینال کی پانی کی کیسپسٹی کتنی ڈیزائن ہوئی اور فیصلہ کے تحت کتنا پانی چھوڑا جاتا ہے اس

پر کتنے غیر قانونی اور قانونی موگہ جات ہیں نیز اس نہر کے علاقے میں جو سیم اور تھور آیا ہے اس سے کتنی زمین خراب ہوئی ہے اور اس کو ٹھیک کرنے کا مکمل کے پاس کیا منصوبہ ہے؟ وزیر آبپاشی (جناب امامت اللہ خان شادی خیل):

پنجنڈ ہیڈور کس سے عباسیہ کینال میں پانی چھوڑنے کا فیصلہ 2003 میں مکملہ انہار نے کیا۔ اس کینال کی ڈیزائن کپیسٹی 5600 کیوں سک ہے اور اس کینال میں زیادہ سے زیادہ 5300 کیوں سک تک پانی چھوڑا جاتا رہا ہے۔

Abbasیہ لنک کینال کو واپڈا سکارپ نے 1992 میں تعمیر کیا۔ بوجہ عباسیہ لنک کی الائمنٹ 6066 ایکٹر رقبہ جو عباسیہ کینال سے سیراب ہوتا تھا Cut Off ہو گیا جس کے لئے مکمل نے 10 جھلاري موگہ جات

RD. 7/R, 38/L, 55/L, 74200/L, 95800/L, 103+000/L,
105+000/L, 183+000/L, 222+557/L, 219+500/L

منظور کئے اور اس نہر پر کوئی غیر قانونی موگہ جات نہ ہیں۔ عباسیہ لنک کینال کے باعث طرف چولستان ہے۔ سالانہ اوسط 30-35 مختلف مقامات سے بذریعہ لفت پکپ پانی چوری کی رپورٹ ہوئیں جس پر حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اس کی بدولت پانی چوری میں واضح کی واقع ہوئی ہے۔ اس نہر کے علاقے میں 1153 ایکٹر زمین سیم و تھور سے متاثر ہوئی۔ سیم زدہ رقبہ کو قابل کاشت لانے کے لئے فیزیلٹی رپورٹ پر بذریعہ کنسائٹ کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ جس میں ڈسٹرکٹ رحیم یار خان (پنجنڈ کینال کمانڈ ایریا) کا رقبہ تقریباً 22560 ایکٹر اور ڈسٹرکٹ بہاولپور / رحیم یار خان میں عباسیہ کینال / لنک کینال کے کمانڈ ایریا کا 38593 ایکٹر رقبہ قابل کاشت لایا جائے گا۔ فیزیلٹی رپورٹ کی روشنی میں آئندہ سال 2017-18 ADP میں درج ذیل دو کام شامل کئے گئے ہیں۔

- 1) Mitigation of water logging in District Rahim Yar Khan
- 2) Reclamation of water logged area in command area of Abbassia Canal .

ضلع میانوالی دریائے سندھ کے سیالاب سے متاثرہ لوگوں سے متعلقہ تفصیلات

* ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر آپاشی ازراہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں دریائے سندھ میں سیالاب کی وجہ سے کتنا رقبہ، مکانات اور لوگ سال 2013 سے آج تک متاثر ہوئے ہیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران ان کی بحالی کے لئے کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم دریائے سندھ پر بند / سپر وغیرہ بنانے پر خرچ کی گئی؟

(د) اس ضلع میں دریائے سندھ کے سیالاب سے بچاؤ کے لئے جو منصوبہ جات چل رہے ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آپاشی (جناب امامت اللہ خان شادی خیل):

(الف) ضلعی انتظامیہ کے متعلقہ ہے۔

(ب) ضلعی انتظامیہ کے متعلقہ ہے تاہم ضلع میانوالی میں 2013 سے لے کر آج تک دریائے سندھ پر بند / سپر کی بحالی و نو تعمیر پر جو رقم خرچ کی گئی ہے اسکی تفصیل جزو برج میں درج ذیل ہے

(ج) ضلع میانوالی میں 2013 سے لے کر آج تک بند / سپر کی بحالی اور بنانے پر M&R اور ADP سکیم کے تحت جو رقم خرچ ہوئی اسکی تفصیل درج ذیل ہے:

تفصیل بحالی بند / سپر کی میں روپے M&R گرانٹ

سال 14-15 = 86.203 میں روپے۔

سال 15-16 = 46.632 میں روپے۔

سال 16-17 = 24.018 میں روپے۔

سال 17-18 = 31.297 میں روپے۔

تفصیل نو تعمیر بند / سپر ADP گرانٹ

سال 14-15 = 65.603 میں روپے۔

سال 15-16 = 90.741 میں روپے۔

سال 16-17 = 33.896 میں روپے۔

سال 17-18 میں ابھی تک کوئی خرچ نہ ہوا ہے۔

- (و) ضلع میانوالی میں جن منصوبوں پر کام ہو رہا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:
1. ایک سسیم موضع اتراکال کے نام سے موسم ہے اس کے تحت ایک گندابند نزدیکیہ سلیم والا اور دوسرا گندابند مقرب والا مکمل ہو چکے ہیں اور سٹڈی نزد اتراکال زیر تعمیر ہے فلڈ سیزن 2015 کے بعد دریا کی صورت حال ڈیپارٹمنٹ ایکسپرٹ کمیٹی کو آگاہ کی گئی جنہوں نے فیصلہ کیا کہ دو عدد پر انگ گندابند مقرب والا کے اپ سٹریم اور ڈاکن سٹریم بنائے جائیں لہذا ان کی تجویز کے مطابق PC-1 Revised 135.410 میلین کا بنا یا گیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔ منظوری اور فنڈز کی فرائی پر موقع پر کام مکمل کر دیا جائے گا۔
 2. دوسری سسیم Head Spur-J علووالی کے نام سے موسم ہے اس کا کام تقریباً 66 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ فلڈ سیزن 2015 کے بعد دریا کی صورت تحال تبدیل ہو گئی اور اعلیٰ حکام کے مشورے سے دوبارہ دریا کا سروے چشمہ بیراج سے لے کر موسے والی تک کیا گیا اور اریگیشن ریسرچ انسٹیوٹ نے دوبارہ مائل سٹڈی رپورٹ مرتب کی جس کی روشنی میں PC-1 Revised 364.618 میلین روپے کا بنا یا گیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔ منظوری اور فنڈز کی فرائی پر موقع پر بقیہ کام مکمل کر دیا جائے گا۔
 3. فلڈ 2013 کے دوران Head Spur-J نمبر 3 دو آبہ۔ ڈھنگانہ کو کافی نقصان پہنچا اسے دوبارہ بحال کرنے کے لئے موجودہ مائل سٹڈی رپورٹ میں منظوری دی گئی ہے اور ایک سپر دو آبہ کے قریب تجویز ہوا ہے۔ PC-1 Revised 684.679 میلین کا بنا یا گیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔ منظوری اور فنڈز کی فرائی پر موقع پر کام مکمل کر دیا جائے گا۔
 4. ضلع میانوالی میں 2016 میں دریائے سندھ میں پانی کا رخ تبدیل ہو کر گاؤں دھپ سڑی اور ہندال والا وغیرہ کی طرف ہو گیا تھا جسکی وجہ سے آبادی اور زرعی زمینوں کو نقصان ہوا۔ اس کے بچاؤ کے لئے دریائے سندھ پر دھپ سڑی کے مقام پر کٹاؤ کی وجہ ڈیپارٹمنٹ ایکسپرٹ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے موقع ملاحظہ کے بعد محکمہ آپاشی پنجاب کی ایکسپرٹ کمیٹی نے عملہ فیلڈ کو 4 عدد سٹوں سٹڈ اور کناروں کو پتھر لگا کر محفوظ کرنے کی سفارش کی جس پر 02.06.2017 سے ہنگامی بنیادوں پر کام جاری ہے جس کا 90 فیصد کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ پانی کا بہاؤ کم ہونے کے بعد باقی 10 فیصد کام مکمل کر لیا جائے گا۔

5. دریائے سندھ پر دھپ سڑی کے مقام پر CPEC منصوبے کے تحت جناح یونیورسٹی سے چشمہ یونیورسٹی کی مادل سٹڈی رپورٹ اریگیشن ریسرچ نیشنل آئی اسٹیوٹ لاہور کی طرف سے مرتب ہوئی ہے جس میں دریائے سندھ پر دھپ سڑی کے نزدیک پل اور دریا کے دونوں جانب اپ سڑیم اور ڈاؤن سڑیم فلڈ بند بھی بنائے جائیں گے جو کے CPEC کے منصوبہ میں شامل ہیں۔

6. مزید برآں ماہ جولائی میں دریائے سندھ میں دریانے درجے کے سیالاب نے مندہ نیل، بروزی سیداں اور دراز والا موضع جات کی حدود میں کٹاؤ کرتے ہوئے زرعی زمین اور متعدد آبادیوں کو نقصان پہنچایا تھکہ انہار کی ایک پھرست کمٹی کی ہدایت پر اس کٹاؤ کو ہٹا گئی بنیادوں پر رونکنے کے لئے کام جاری ہے۔

مکملہ پیڈا کے مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*8796: ڈاکٹر سید و سیم اختر: کیا وزیر آب پاشی ازراہ نواز شیخ بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پیڈا کیا ہے یہ کب شروع کیا گیا اور اسے کب تک مکمل ہونا تھا اس وقت یہ کس مرحلہ میں ہے؟

(ب) پیڈا کو کن مقاصد کے تحت شروع کیا گیا جہاں جہاں پر اس کا کام مکمل ہو گیا تو مکملہ نے کیا تحریڑ پارٹی تجزیہ کروا یا کہ وہاں یہ مقاصد حاصل ہو گئے نیز کیا کیا خرابیاں رونما ہوئیں؟

وزیر آب پاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) نہری نظام میں ادارہ جاتی اصلاحات کے لئے بنائی جانے والی نئی اتحاری کا نام پیڈا ہے۔ پیڈا ایک پنجاب اسمبلی سے 1997 میں منظور ہوا۔ ایکٹ کے مطابق پیڈا ایک خود مختار ادارہ کے طور پر اپنے امور سرانجام دے گا۔ پیڈا ایکٹ کے ذریعے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں ادارہ جاتی اصلاحات نافذ کی جا رہی ہیں۔ ان اصلاحات کے تحت راجباہوں کی سطح پر کسان تنظیموں کے قیام کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ان اصلاحات کے تحت Farmer Organizations کی سطح پر بننے والی کسان تنظیموں کی نہری انتظام و انصرام یعنی پانی کی منصافت تقسیم، موگوں کی مرمت، نہروں کی دیکھ بھال، پانی چوری کا خاتمه، پٹریوں کی حفاظت، باہمی تنازعات کا حل، آبیانہ کی تشخیص و وصولی میں شمولیت لازمی قرار دی گئی ہے۔ نہری انتظام و

انصرام میں کسانوں کو شامل کرنے کا مقصد نہری نظام کو عوامی نمائندگی کے ذریعے موثر اور پائیدار بنانا ہے تاکہ کسان اس نظام کی دیکھ بھال اور فیصلہ سازی میں براہ راست شامل ہوں۔

صوبائی اسمبلی نے 27 جون 1997 کو پنجاب اریگنیشن اینڈ ڈریٹریکٹر اتحادی ایکٹ 1997 پاس کیا۔ 27 جون 1997 کو ہی جانب گورنر پنجاب نے اس کی توثیق فرمائی اور 2 جولائی 1997 کو نو ٹیکنیشن جاری ہونے کے ساتھ ہی پیڈا ایکٹ نافذ العمل ہو گیا۔

پیڈا ایکٹ کے نفاذ کے دن ہی سے اس کے مکمل ہونے کا کوئی حقیقتی روڈ میپ نہ تھا پیڈا کے زیر اہتمام بننے والے کل 17 ایریاواٹر بورڈز میں سے اب تک پانچ ایریاواٹر بورڈز بن چکے ہیں۔ پیڈا کا نظام صوبے بھر میں مکمل طور پر نافذ ہونے کی کوئی حقیقتی تاریخ یا روڈ میپ تاحال بھی نہ ہے۔ تاہم پیڈا نے 2016 میں پانچوں ایریاواٹر بورڈز میں بننے والی کسان تنظیموں کی کارکردگی کی بنیاد پر evaluation کروائی ہے جس کی فائل رپورٹ آنے پر باقی ایریاواٹر بورڈ کے قیام / روڈ میپ کے بارے میں سوچا جاسکتا ہے۔ اریگنیشن ڈیپارٹمنٹ نے نو ٹیکنیشن نمبری (SPRU) (DD(P&E)3-2016) 14.07.2017 کے ذریعے ایک ورکنگ گروپ قائم کیا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر کھو دی گئی ہے۔ جو 30 دن کے اندر پیڈا کے طریق کار، مسائل اور آئندہ کالا خجہ عمل کے بارے میں سفارشات پیش کرے گا۔ یہاں اس چیز کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ یہ معزز ایوان (پنجاب اسٹبلی) پہلے ہی اپنے 23.05.2017 کے اجلاس میں سوال نمبر 6669 کے جواب کے دورانِ جانب سپیکر صاحب نے "پیڈا اکب تک مکمل ہو گا" کا معاملہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کر کے اس کو دو ماہ میں مکمل کرنے کی روشنگ دی ہوئی ہے جس کی سفارشات کی روشنی میں مزید کارروائی کی جائے گی۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ اس کمیٹی کا ایک اجلاس مورخ 18.07.2017 کو منعقد بھی ہو چکا ہے۔

حکومت پنجاب نے تقریباً صدی پرانے نہری نظام کو کسانوں کی شمولیت سے بہتر انتظامی کارکردگی، شفافیت اور آپس کے پانی کی تقسیم کے مسائل کو اپنے طور پر حل کرنے کے لئے جو "پیڈا ایکٹ 1997" پاس کیا تھا وہ اریگنیشن ڈیپارٹمنٹ میں بنیادی اصلاحات کا غماز ہے۔ پیڈا ایکٹ کے تحت موگہ کی سطح پر کھال پنچائیت اور راجباہ کی سطح پر کسان تنظیموں کی تشکیل

کی گئی ہے تاکہ نہری انتظام و انصرام میں کسانوں کی شمولیت یقینی ہو سکے۔ اس وقت پنجاب بھر میں پانچ کینال سرکل / ایریا واٹر بورڈز میں 402 راجباہوں پر کسان تنظیمیں (FOs) اور 19430 موگہ جات پر کھال پنجائیں بنائی جاچکی ہیں۔

(ب) پیڈا ایکٹ 1997 کے مطابق پیڈا کا نظام صوبہ کے مختلف علاقوں میں شروع کیا گیا ہے۔ اس نظام کے تحت صوبہ بھر میں کل 17 ایریا واٹر بورڈ قائم کئے جانے ہیں۔ اس وقت 17 میں سے پانچ ایریا واٹر بورڈ بن چکے ہیں۔ پیڈا کو جن مقاصد کے تحت شروع کیا گیا ان میں سے چند اهم مقاصد درج ذیل ہیں:

- ❖ نہری انتظام و انصرام میں کسانوں کی لازمی شمولیت
- ❖ نہروں کی دیکھ بھال اور مرمت (معیاری اور کم سے کم لائلگت میں)
- ❖ موگہ جات کی حفاظت اور بروقت مرمت
- ❖ نہری پانی کی منصافانہ تقسیم کو یقینی بنانا
- ❖ پانی چوری کا خاتمه اور چوروں کے خلاف ضابطہ کے مطابق کارروائی
- ❖ آبیانہ کی بروقت تشخیص،وصولی اور مقررہ تاریخ کے بعد نادہند گان کی فہرستیں تیار کر کے ضروری کارروائی کرنا
- ❖ کسانوں کے درمیان تنازعات کا حل کرنا
- ❖ نہروں کی بھل صفائی اور پڑیوں کی حفاظت

محکمہ نے لوڑ چناب کینال (ایسٹ) سرکل فیصل آباد میں پائلٹ ایریا واٹر بورڈ کے تین سال مکمل ہونے پر تھرڈ پارٹی سے تجزیہ کروایا تھا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

- ❖ پیڈا کے ایم اینڈ ای سیل نے 2008 میں ایریا واٹر بورڈ ایل سی ایسٹ سرکل فیصل آباد کی 84 کسان تنظیموں کی کارکردگی کی تین سالہ رپورٹ (08–2006) جاری کی۔
- ❖ جاپان اسٹر نیشنل کو اپریشن ایجنٹی (JICA) نے 2007 میں ایل سی ایسٹ سرکل فیصل آباد کی 84 کسان تنظیموں کا تجزیہ کیا اور اپنی رپورٹ جاری کی۔
- ❖ 2008 میں بطور تھرڈ پارٹی نسلنٹ اینڈی سی (NDC) نے بھی کیس مٹڈی کی۔

درج بالا تجزیات / رپورٹس کے مطابق پیڈا کے زیر انتظام نہروں کی ٹیلوں پر پانی کی فراہمی میں قدرے بہتری آئی ہے، پانی چوری میں مجموعی طور پر کمی واقع ہوئی ہے، شکایات میں کمی

اور آبیانہ کی وصولی میں بھی بہتری آئی ہے درج بالا تجربیات میں کسان تنظیموں کی کارکردگی کی بنیاد پر (اچھی، اطمینان بخش، مناسب اور کمزور) درجہ بندی کی گئی ہے جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ یہ تجربیہ سال 2006 تا 2008 میں کروایا گیا تھا چونکہ اس تجربیہ کو کروائے کافی وقت ہو چکا ہے اس لئے محکمہ نے ایک کمیٹی بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبری 14.07.2017 Dated DD(P&E)3-2016 (SPRU) کی ہے جس کا ذکر جز الف میں ہے جو تمام پہلوؤں سے جائزہ لے کر اپنی سفارشات پیش کرے گی جس سے معزز ایوان کو آگاہ کر دیا جائے گا اور مختلف ادوار میں کسان تنظیموں کی کارکردگی بڑھانے اور ونمہ ہونے والی خامیوں کو دور کرنے کے اقدامات کئے جاتے رہے ہیں مثلاً پانی چوری کی FIR کے اندر اس کا عدم تعاون، پانی کی منصافانہ تقسیم میں سیاسی مداخلت اور نادہنڈ گان کے خلاف کارروائی وغیرہ۔ نظام کی بہتری کے لئے روائز / ریگولیشنز میں ضروری تراہیم عمل میں لائی گئیں مثلاً 2014 کے ریگولیشن کے تحت مواد، شفافیت، فنا نقش اور لیگل ڈسپلن کو بہتر کرنے کے لئے ریگولیشن میں ضروری تراہیم کی گئی ہیں۔ مزید نہری مرمتی کاموں میں شفافیت لانے کے لئے تحریڈ پارٹی مانیٹر گر کے نظام کو بھی اختیار کیا گیا ہے۔ پیدا نے 2016 میں پانچوں ایریاواٹر بورڈز میں بننے والی کسان تنظیموں کی کارکردگی کی evaluation بھی کروائی ہے جس کی رپورٹ جلد ہی آنے والی ہے اگر مزید خامیاں سامنے آئیں تو ان کو دور کرنے کے لئے بھی ضروری اقدامات کئے جائیں گے۔

بہاولپور میں انڈسٹریل اسٹیٹ بنا نے سے متعلقہ تفصیلات

* 8655: ڈاکٹر سید و سیم اختر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ:

- (الف) بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ کب بنائی جائے گی؟
 (ب) اس وقت ضلع بہاولپور میں کس کس نوعیت کے کتنے صنعتی یونٹ کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس وقت بہاولپور میں واقع سماں انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنے صنعتی یونٹ کام کر رہے ہیں کتنے خراب اور بند پڑے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین):

(الف) بہاولپور میں نئی انڈسٹریل اسٹیٹ کا منصوبہ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ اتحادی (پی آئی ای) کے پاس زیر تکمیل ہے۔

(ب) ضلع بہاولپور میں اس وقت 253 انڈسٹریل یونٹس ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر آف یونٹس	ٹانپ آف انڈسٹری
	ایگر لیکچر اپلی منش
	بکری پروڈکشن
	کولڈ سٹورینج
	کاٹن جنگ اینڈ پرینگ
	فلور ملز
	ہومیو پیٹھک میڈیسن
	آرزن اینڈ سٹیل ری رووگ ملز
	لانٹ انجینئرنگ
	ماچس
	منزل واٹر
	موڑ سائکل / رکشہ
	پیپر اینڈ پیپر بورڈ
	پیسٹی سائیڈر / انسیکٹی سائیڈر
	پولٹری فیڈ
	رائس ملز
	سوپ اینڈ ڈیٹھ جینٹ
	سالوینٹ آئل ایکس ٹریکیشن
	شوگر
	ٹیکسٹائل سپنگنگ
	ٹیکسٹائل دیوینگ
	ویچیبل گھی اینڈ لوکنگ آئل

(ج) اس وقت سال انڈسٹریل اسٹیٹ بہاولپور میں 56 یو نٹس کام کر رہے ہیں اور دو یو نٹس بند پڑے ہیں۔

ضلع میانوالی میں زکوٰۃ کی تقسیم کے حوالے سے متعلقہ تفصیلات

* ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از رہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی کو سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی زکوٰۃ کی رقم صوبائی حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنی رقم کس سکیم کے تحت اس ضلع کی عوام میں تقسیم کی گئی اس وقت کتنی رقم کس کے اکاؤنٹ میں پڑی ہوئی ہے؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس سہپتال کو دی گئی؟

(د) کیا حکومت اس ضلع کے لئے مزید رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (محترمہ نغمہ مشتاق):

(الف) ضلع میانوالی کو مالی سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران جاری کردہ رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	مالی سال	فرماہ کی گئی رقم
1	2014-15	5 کروڑ 38 لاکھ 92 ہزار روپے
2	2015-16	4 کروڑ 31 لاکھ 3 ہزار 111 روپے
3	2016-17	5 کروڑ 28 لاکھ 26 ہزار 407 روپے
میران		14 کروڑ 98 لاکھ 21 ہزار 941 روپے

(ب) اس ضلع میں مالی سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران زکوٰۃ کی مختلف مدتیں مبلغ 14 کروڑ 72 لاکھ 93 ہزار 111 روپے کی رقم تقسیم کی گئی مدار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے:-

سال 17-2016 کے اعتمام پر مبلغ 10 لاکھ 56 ہزار 730 کی غیر مستعمل رقم ضلع زکوٰۃ فنڈ میانوالی سے صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں واپس کر دی گئی ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران ضلع میانوالی کے ہسپتاں کو جاری کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام پیپل	2014-15	2015-16	2016-17
تحصیل بینہ کوارٹر ہپتال عینی نیل	3 لاکھ 27 ہزار 600 روپے	3 لاکھ 38 ہزار 600 روپے	3 لاکھ 38 ہزار 600 روپے
تحصیل بینہ کوارٹر ہپتال کالا باغ	2 لاکھ 29 ہزار 320 روپے	2 لاکھ 32 ہزار 600 روپے	2 لاکھ 32 ہزار 600 روپے
تحصیل بینہ کوارٹر ہپتال بیگان	2 لاکھ 18 ہزار 400 روپے	2 لاکھ 18 ہزار 400 روپے	2 لاکھ 18 ہزار 400 روپے
ڈسٹرکٹ بینہ کوارٹر ہپتال میانوالی	--	--	1 لاکھ 92 ہزار 425 روپے

(و) ضلع رکوہ کمیٹیوں کو فنڈز کا اجراء صوبائی رکوہ کو نسل آبادی کے مطابق کرتی ہے زکوہ فنڈز میں اضافہ یا کمی کا انحصار رکوہ کی رقم کی وصولی میں اضافہ پر منحصر ہے۔ اگر آئندہ مالی سال کے لئے زکوہ فنڈز میں زائد رقم وصول ہوئی تو اس صورت میں ضلع میانوالی کے لئے منحصر فنڈز میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! پونکٹ آف آرڈر۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: پہلے رپورٹ پڑھ لینے دیں۔ انجینئر قمر الاسلام راجہ مجلس خصوصی نمبر 9 کی عبوری رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، راجہ صاحب!

مجلس خصوصی نمبر 9 کی عبوری رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میں

مجلس خصوصی نمبر 9 کی عبوری رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب توجہ دلاو نوٹس کا نامہ ہے لیکن ابھی لاءِ منسٹر صاحب کے آنے تک توجہ دلاو نوٹس کو pending کرتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دے دیں تو میں پونکٹ آف آرڈر لینا چاہتا ہوں۔

پونکٹ آف آرڈر

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: حجی، شیخ صاحب!

پرائس کنٹرول پر بحث کے حوالے سے وضاحت

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ابھی تین دن پہلے 20۔ اکتوبر 2017 کو یہاں پر essential items کی قیمتوں کے بارے میں ایک بحث چلی جس میں مختلف چیزیں تھیں، میاں محمود الرشید نے regulatory duty پر بات کی اور ٹماڑو غیرہ کی قیمتوں پر بھی بات کی۔

جناب سپیکر! میر اخیال تھا کہ آج پھر وہ بحث ہو گی لیکن آج کے ایجنسٹے پر وہ بحث نہیں ہے اس لئے میں آپ کی خدمت میں مختصر اکچھے باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں اور خوشی کی بات ہے کہ میاں صاحب تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے ایوان میں کتنے بلیوں کی کوئی بات نہیں کی تھی بلکہ میں نے یہ بات عرض کی تھی کہ جب مسائل ہوتے ہیں تو قوموں پر ایسے وقت بھی گزرتے ہیں۔ میں خاص طور پر اپنے انگلش پر لیس Tribune and DAWN کو salute کرتا ہوں جنہوں نے میری بات کو تاریخی واقعہ کے context میں سمجھا لیکن کچھ پریس اور کچھ چیلز ایسے تھے جنہوں نے میری بات کو بالکل سمجھا ہی نہیں کہ وہ ایک تاریخی بات تھی جو second world war کے بارے میں تھی۔ بہر حال میری گزارش ہے کہ جب کوئی بھی ممبر بات کرے چاہے میں کروں یا اپوزیشن سے میرا کوئی بھائی بات کرے تو پورٹ کرنے سے پہلے کم از کم انہیں یہ ضرور سوچنا چاہئے کہ یہ کس context میں بات کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری مختصر بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر خیبر پختونخوا میں ہم سے مہنگی چیزیں بک رہی ہیں۔ آج میرے پاس ریکارڈ موجود ہے اور میں پورے تین دن لگا کر یہ ریکارڈ لایا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ پنجاب میں رہتے ہیں، وہ خیبر پختونخوا میں نہیں رہتے۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: حجی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! خیر پختونخوا میں ٹمائٹر پیدا ہو رہا ہے اور پنجاب نے وہ ٹمائٹر خریدا ہے۔ ایک مانیا جو باقاعدہ میرے خلاف ایک مقصد کے تحت تحریک چلا رہا ہے وہ یہ چاہتا ہے کہ انڈیا کا ٹمائٹر کھول دیا جائے جو کہ اگست سے ان کی کوشش تھی کہ کھولا جائے لیکن میں نے اس کی بھرپور مخالفت کی اور میں اس کی ہمیشہ مخالفت کرتا رہوں گا۔ آپ خود ایک grower ہیں ایک اچھے زمیندار ہیں آپ مجھے بتائیں کہ ہمارے کسان کا کیا قصور ہے؟ جبکے میاں محمود الرشید یا میرے بھائی میاں اسلم صاحب خوش ہوتے کہ خیر پختونخوا کے کسان کا ٹمائٹر یہاں 90 روپے میں بک رہا ہے اور وہاں پشاور میں بھی 90 روپے میں بک رہا ہے۔ اگر انڈیا ٹمائٹر آتا تو کیا یہ ٹمائٹر یہاں پر بکتا؟

جناب سپیکر: آپ کو appreciate کرتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! یہ پیاز اور چکن کی بات کر لیں۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ انڈیا ہمارے ساتھ trade میں کیا کر رہا ہے۔ ہمارے ہاں چکن 155 روپے ہے اور خیر پختونخوا میں 280 روپے ہے۔ میرے بھائی وہاں اعتراض نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: خیر پختونخوا یہاں سے کافی دور ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! یہاں پر میاں محمد شہباز شریف ہر دوسرے تیرے دن اس بارے میں میٹنگ کرتے ہیں۔ آج بھی صرف قیمتوں پر ہماری دو گھنٹے میٹنگ چلی ہے۔ ان کو appreciate کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: اگر یہ آپ کو appreciate نہیں کرتے تو میں کرتا ہوں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! یہ وزارتمیں یہ عہدے آنے جانے والی چیزیں ہیں لیکن میں اس عظیم اسمبلی کے floor پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ مانیا یہ چاہتا ہے کہ ہندوستان سے سبزی کھول دی جائے اور یہ بے پناہ منافع کمائیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ یہ کبھی نہیں ہو گا، کبھی نہیں ہو گا۔ یہ جو مرضی کہتے رہیں لیکن ہم نے اسی طریقے سے چلانا ہے۔ آج ٹماڑ کاریٹ 70 روپے پر آگیا ہے۔ میں کوئی ولی نہیں ہوں لیکن میں نے آج سے ایک ماہ پہلے کہہ دیا تھا کہ یہ balance ہو جائے گا اور یہ balance ہو گیا ہے۔ انہیں اس کو بھی appreciate کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: میں آپ کو appreciate کرتا ہوں اور بتائیں۔ اب ادھر سے بات سن لیں۔

قاائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شیخ علاؤ الدین نے جو بھی بات کی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! تھوڑی سی آپ بھی مہربانی کریں۔

سید محمد سلطین رضا: جناب سپیکر! اپاس کی export کے بارے میں بھی کوئی پالیسی وضع کی جائے۔

قاائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انہیں خیر پختونخوا کے اندر مہنگائی کا درد ہے تو وہاں مسلم لیگ (ن) کے جو اکاڈمیا ممبر ہیں انہیں کہیں کہ وہ وہاں اسمبلی میں بات کریں۔ یہ عجیب منطق ہے کہ جب ہم کوئی بات کرتے ہیں، کسی مسئلے کی نشاندہی کرتے ہیں تو یہ فوراً اس میں خیر پختونخوا کو لے آتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کوئی ایسی بات نہیں کرتے۔

قاائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایک منٹ میری بات سن لیں۔ شیخ صاحب نے اتنی مختکلہ خیز بات کہی تھی اب یہ اس کے historical background میں جا رہے ہیں۔ انہوں نے یہاں on the floor of the House یہ کہا کہ تو میں حالت جنگ میں کتبہ بلیاں چوہے کھائیں۔ آپ نے تو پنجاب کے لوگوں کو سارے گدھے گھوڑے کھلوادیئے ہیں، کتبہ بھی کھلوادیئے ہیں اور یہ record گدھے، گھوڑے کھلوادیئے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! اونچا بولنے سے دبانہیں سکتے۔ یہ تو تاریخ کی الف ب بھی نہیں جانتے۔

فائدہ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری بات سنیں! اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ٹماڑ نہ کھائیں بلکہ کتنے بلے اور چوہ ہے کھالیں، اگر آپ یہ self-explain کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس طرح بات نہ کریں۔

فائدہ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ چاہتے ہیں کہ ٹماڑ نہ کھائیں بلکہ کتنے بلے اور چوہ ہے کھالیں۔ یہاں پر آپ کا فوڈ ٹپار ٹمنٹ بتاتا رہا ہے کہ اتنے گدوں اور اتنے گھوڑوں کا مردار گوشت پکڑا گیا ہے تو یہ عجیب بات ہے۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ بات کروں گا کہ تمام اخبارات کے اندر آچکا ہے اور یہ ایوان خود گواہ ہے کہ پچھلے دس سالوں میں five hundred times prices گواہ ہے کہ پچھلے دس سالوں میں بڑھی ہیں۔ آج سے دس سال پہلے بیاز اور آلو کا بھاؤ پانچ یادس روپے کلو تھا اور آج سوروپے کلو ہے۔ ٹماڑ دس سال پہلے تین یا پانچ روپے کلو تھا جبکہ آج سو، ڈیڑھ سو یا دو سوروپے کلو میں فروخت ہو رہا ہے۔ کوئی ایک چیز اٹھا کر دیکھ لیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس کی قیمت بڑھی ہے۔ یہ کس پالیسی کی بات کر رہے ہیں اور ہم انہیں کس بات پر appreciate کریں؟ یہاں لوگوں کی زندگیاں عذاب بنتی ہوئی ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں appreciate کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ یہاں کوئی سسٹم بنادیں اور ایگر یکچھ پالیسی لے آئیں۔ جب کوئی جنس زیادہ پیدا ہو تو حکومت ان غریب کاشنکاروں کی جنس خود اٹھالیا کرے۔ اس کا تو کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ شیخ علاؤ الدین نے یہ تو کہہ دیا کہ جنگ کی حالت میں قویں کتے، بلیاں اور چوہ ہے کھا گئیں۔ حکومت پنجاب نے اپنی ناقص پالیسی کی وجہ سے پنجاب کے لوگوں کو گدھے اور گھوڑے کھلا دیئے ہیں۔ اللہ نہ کرے کہ آپ کی حکومت میں قوم کو کتے، بلیاں اور چوہ ہے بھی کھانے پڑیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! میں فائدہ حزب اختلاف سے یہ پوچھتا ہوں کہ خیر پختو نخوا میں کون سی دودھ اور شہد کی نہریں رہی ہیں؟ اونچا بول کر مجھے دبایا نہیں جا سکتا۔ میں نے تو ایک تاریخی بات کہی تھی۔ میاں محمود الرشید پڑھ لکھے آدمی ہیں اور مجھے یقین تھا کہ وہ میری بات کو سمجھ گئے ہوں گے۔

جناب سپیکر! میرے پاس خیرپختونخوا کی data کا prices موجود ہے۔ آج اور تین دن پہلے کا خیرپختونخوا میں data کا prices وقت میرے پاس موجود ہے۔ یہ اس کو challenge کریں اگر غلط ثابت ہو تو میں resign کر دوں گا اور اگر صحیح ہو تو پھر میاں محمود الرشید resign کریں گے۔ یہ پہلے خیرپختونخوا کی حکومت کو تو سنبھالیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ اپنے صوبے کی بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں پنجاب کی بات کرتا ہوں اور شیخ صاحب بھی پنجاب کی بات کریں۔ یہ جب چاہیں میرے ساتھ debate کر لیں میں اس کے لئے تیار ہوں اور پھر ان کو resign کرنا پڑے گا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف کو یہ احساس نہیں کہ ہم نے خیرپختونخوا کے کسان کو فائدہ پہنچایا ہے۔ پنجاب نے خیرپختونخوا کے کسان کا فائدہ کیا ہے۔ میرے پاس آج data موجود ہے تو میاں صاحب آج ہی مجھ سے debate کر لیں اور آج ہی فیصلہ کریں۔ اس طرح point scoring کا لیں اور دیکھ لیں کہ وہاں خیرپختونخوا میں ان چیزوں کا کیا rate ہے، یہ خود پتا کر لیں کہ وہاں کیا rate ہے؟

جناب سپیکر! دوسرا یہ جو مرضی کر لیں لیکن انڈیا سے سبزی نہیں آئے گی، نہیں آئے گی اور نہیں آئے گی۔ مجھے اپنی وزارت کی پروانہیں لیکن انڈیا سے سبزی نہیں آئے گی۔ (قطع کلام میاں)

جناب سپیکر: Order please, order in the House. میاں صاحب! ایسی بات نہ کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ہی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ حزب اختلاف کے تمام ممبران میں سے کسی نے کھڑے ہو کر یہ نہیں کہا کہ انڈیا سے سبزیاں منگوائی جائیں۔ پرسوں مہنگائی کے اُپر بات ہو رہی

تحقیقی، قائد حزب اختلاف نے پرائس کنٹرول پر بات کی، ایوان کا وقت ختم ہو گیا اور پھر آپ نے اجلاس پیر تک ملتوی کر دیا۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ کیا حزب اختلاف کی طرف سے کسی ایک ممبر نے اس چیز کو support کیا ہے کہ ہم انڈیا سے بیان، ٹیکسٹ ریکوئی اور consumer item میں گوانا چاہتے ہیں؟ ہم نے تو اس بارے میں بات ہی نہیں کی جبکہ آپ کی پوری کی پوری کی قیادت تڑپ رہی ہے اور مودی سے جپھیاں ڈالنے کے لئے ان کی جان نکل رہی ہے۔ مودی کے ساتھ کاروبار کرنے کے لئے آپ کی قیادت بے قرار ہے۔ آپ ہم پر کس چیز کا الزام لگا رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! ہماری جان نکل رہی ہے اور ان کی جان اُن میں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم نے تو اس حوالے سے کوئی بات ہی نہیں کی۔ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے سبزیوں اور دوسری روز مرہ ضرورت کی اشیاء کی قیمتیں بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ اپنی پالیسی کو تجدیح کریں اور seasonal فصلوں کے حوالے سے عوام کو facilitate کیا جائے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ تو انڈین ایکٹریس کو بلاتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم نے fund raising کے لئے انڈین ایکٹریس کو بلایا تھا اور انہوں نے تو fund raising کے لئے اپنے گھر میں مودی کو بلوایا تھا۔ ان کے گھر میں مودی raising کرنے کے لئے آتا ہے۔ اب ان سے پوچھیں کہ ان کی کیا اخلاقیات رہ گئی ہیں؟ وہ کشمیر کے اندر ہمارے مسلمان بھائیوں کو مار رہا ہے اور یہ اپنے گھر میں اسی مودی کو مہندی پر بلاتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ بات انتہائی غیر مناسب ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں تو ٹیکسٹ اور سبزیوں کی بات کر رہا تھا اور ان کو خواہ problem کا یارانہ نہیں ہے۔ ان کے قائدین کا انڈیا اور مودی کے ساتھ یارانہ ہے۔ ہمارے ساتھ تو مودی کا یارانہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شیخ علاؤ الدین جب سادہ ممبر تھے یعنی منстр بننے سے پہلے ایوان میں بڑا contribute کرتے تھے لیکن مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ سرکاری گاڑی اور جھنڈی میں اتنی زیادہ طاقت ہوتی ہے کہ یہ بالکل ہی بدلتے گے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! میں سرکاری گاڑی اور نہ ہی سرکار کا گھر استعمال کرتا ہوں۔ آپ کا کہنا بالکل غلط ہے اور میں وہی شیخ علاؤ الدین ہوں لیکن میں نے اپنے صوبے اور قوم کی بہتری کے لئے contribute کرنا ہے۔ میں نے مافیا کے لئے contribute نہیں کرنا اور میں کسی سے متنازنہ نہیں ہوں۔ یہ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں وہ میں انہیں نہیں کرنے دوں گا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! غصے میں نہ آئیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ان سے پوچھیں کہ اپوزیشن کے کس ممبر نے کہا ہے کہ انڈیا سے ٹماڑ مانگوائیں؟ مسلم لیگ (ن) کے شنسپیر کو یہ بات کس نے کہی ہے کہ آپ انڈیا سے ٹماڑ مانگوائیں؟

جناب سپیکر: اب اس بات کو چھوڑ دیں۔ یہ بات ختم ہوئی۔ آپ سب مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! یہ جس کی زبان بول رہے ہیں میں ان کو بھی جانتا ہوں کہ وہ کیوں چاہتے ہیں کہ انڈیا سے تجارت کی جائے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! مہربانی کریں اور تشریف رکھیں۔ خدیجہ عمر صاحبہ پونکٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اس معاملے کو اس طرح سے sum-up کروں گی کہ قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید نے صرف انتا کہا تھا کہ دس سال پہلے کی قیمتیں comparison کر لیں۔ شیخ علاؤ الدین دس سال پہلے کی قیمتیں کو بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں کیونکہ یہ اس اسمبلی میں موجود تھے جو کہ چودھری پرویزا الہی کا دور تھا۔ اس وقت اور اب کی قیمتیں میں پانچ سو گناہ کا فرق آچکا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ بات ختم ہو چکی ہے۔ اب اس معاملے کو چھوڑ دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ بات تو میں نے اپنے حلقة کے بارے میں کرنی تھی لیکن اب پہلے میں شیخ علاء الدین کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں کیونکہ وہ ہمارے خیر پختونخوا کا موازنہ کر رہے ہیں۔ ہمارے خیر پختونخوا میں پولیس کو پنجاب کی طرح رانا شاء اللہ نہیں چلا رہا۔ یہاں پنجاب میں تو تمام ادارے ختم ہو چکے ہیں کیونکہ ہر ادارے کا چیزِ میں انہوں نے اپنے آدمی کو لگایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں کیونکہ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے اور آپ Bat کر رہے ہیں۔ irrelevant

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاء الدین): جناب سپیکر! اگر ان کے پاس رانا شاء اللہ کا کوئی نعم البدل ہے تو لے آئیں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! میں اپنے حلقة کے حوالے سے ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ لکھ کر دیں۔ اس حوالے سے کوئی تحریک یا سوال لے کر آئیں ایسے بات نہیں ہو گی۔ آپ تشریف رکھیں۔ Please have your seat.

جناب مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں ابھی سیدھا اپنے حلقة سے یہاں پر آ رہا ہوں۔ وہاں پر ایک issue آیا ہوا ہے ہم سنٹر پوائنٹ گلبرگ میں Saint Mary's آبادی میں ایک water filtration plant لگا رہے ہیں۔ حکومت نے تو ہمیں کوئی کام کرنے کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں دیا لیکن ہم وہاں پر اس آبادی کے لوگوں کے لئے water filtration plant لگا رہے ہیں۔ آج وہاں پرٹی ایم اور پولیس پہنچ گئی ہے کہ آپ یہاں پر water filtration plant کیوں لگا رہے ہیں اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کو تکلیف ہو رہی ہے کہ اس آبادی کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی کیوں ملے؟ انہوں نے خود کچھ کرنا نہیں ہے اور اگر ہم کوئی اچھا کام کرنے جا رہے ہیں تو ان کو تکلیف ہو رہی ہے۔ ہم اپنی جیب سے پورے حلقات میں ایک لاکھ

سے زیادہ لوگوں کو صاف پانی دے رہے ہیں جب کہ حکومت نے صاف پانی کے لئے کچھ نہیں کیا۔ میں یہاں پر بتاؤں کہ وہاں پر اگر لڑائی یا مارکٹائی ہوئی تو پنجاب حکومت اُس کی ذمہ دار ہو گی کیونکہ ایم اور اور پنجاب پولیس وہاں پر water filtration plant لگانے سے روکنے کے لئے آرہی ہے۔ یہ عوام کا کام ہے اگر عوام نے وہاں پر 4 فٹ زمین مانگی ہے تو یہ زمین وہاں عوام کو ملے گی اور میں وہاں پر لڑکروہ زمین لوں گا اور میں یہاں پر on the floor of the House, prewarn کر کے جا رہا ہوں کیونکہ انہوں نے لگانے سے روکنا ہے تو صحیح وہاں پر لڑائی ہونی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ ڈاکٹر صاحب! آپ نے وہاں پر لڑائی کے لئے نہیں جانا۔

توجه دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس ملک علی عباس کو کھر کا ہے۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو disposed of کیا جاتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 24۔ اکتوبر 2017 صبح 10:00 بجے

تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

23-اکتوبر 2017

صوبائی اسمبلی پنجاب

331

INDEX

PAGE NO.	
A	
ABDUL QADEER ALVI, MR.	
questions REGARDING-	288
-Provision of funds to Punjab Vocational Training Council (<i>Question No. 9083*</i>)	288
-Repair of bridges on water course of Gogira branch of Toba Tek Singh (<i>Question No. 9281*</i>)	301
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-23 rd October, 2017	265
ALA-UD-DIN, SHEIKH (<i>Minister for Industries, Commerce & Investment</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	311
-Details about establishment of industrial estate in Bahawalpur (<i>Question No. 8655*</i>)	291
-Details about institutions of TEVTA in Sialkot city (<i>Question No. 9145*</i>)	291
-Details about programmes of Turkish Cooperation and Coordination Agency (<i>Question No. 9112*</i>)	298
-Details about small Industrial Estate Vehari (<i>Question No. 9224*</i>)	284
-Details about Technical Institutes in district Lahore (<i>Question No. 9113*</i>)	284
point of order REGARDING-	314
-Explanation with reference to discussion on Price Control	
AMANAT ULLAH KHAN SHADI KHEL, MR. (<i>Minister for Irrigation</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	274
-Details about brick lining of water course in 9-R Gujrat (<i>Question No. 8562*</i>)	276
-Details about FC and Mona Drains (<i>Question No. 9016*</i>)	276
-Details about flood effected area and people in district Mianwali (<i>Question No. 8783*</i>)	306
	308

-Details about PIDA (<i>Question No. 8796*</i>)	270
-Details about stone patching of Bhao Drain Gujrat (<i>Question No. 8561*</i>)	
-Details about water capacity and condition of Abbasia Link Canal (<i>Question No. 8795*</i>)	305
-Repair of bridges on water course of Gogira branch of Toba Tek Singh (<i>Question No. 9281*</i>)	301

I

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-**questions REGARDING-**

-Details about establishment of industrial estate in Bahawalpur (<i>Question No. 8655*</i>)	311
	291
-Details about institutions of TEVTA in Sialkot city (<i>Question No. 9145*</i>)	
-Details about programmes of Turkish Cooperation and Coordination Agency (<i>Question No. 9112*</i>)	280
	298
-Details about small Industrial Estate Vehari (<i>Question No. 9224*</i>)	
-Details about Technical Institutes in district Lahore (<i>Question No. 9113*</i>)	284

IRRIGATION DEPARTMENT-**questions REGARDING-**

-Details about brick lining of water course in 9-R Gujrat (<i>Question No. 8562*</i>)	274
-Details about FC and Mona Drains (<i>Question No. 9016*</i>)	276
-Details about flood effected area and people in district Mianwali (<i>Question No. 8783*</i>)	306
	308
-Details about PIDA (<i>Question No. 8796*</i>)	269
-Details about stone patching of Bhao Drain Gujrat (<i>Question No. 8561*</i>)	
-Details about water capacity and condition of Abbasia Link Canal (<i>Question No. 8795*</i>)	305
-Repair of bridges on water course of Gogira branch of Toba Tek Singh (<i>Question No. 9281*</i>)	301

PAGE

NO.

K

**KHURAM SHAHZAD, MR.
QUORUM-**

**-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING
SITTING HELD
23RD OCTOBER, 2017**

322

M

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN (*Leader of Opposition*)

point of order REGARDING-

314

**-Explanation with reference to discussion on Price Control
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT**

**-SEE UNDER ALA-UD-DIN, SHEIKH
MINISTER FOR IRRIGATION
-See under Amanat Ullah Khan Shadi Khel, Mr.
MINISTER FOR ZAKAT & USHR
-See under Naghma Mushtaq, Ms.
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN**

point of order REGARDING-

319

**-EXPLANATION WITH REFERENCE TO DISCUSSION ON
PRICE CONTROL
-NON-AVAILABILITY OF FUNDS FOR STUDENTS OF
FOREIGN PHD PROGRAMME**

PAGE

NO.

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSION HELD ON--23rd October, 2017

268

NAGHMA MUSHTAQ, MS. (Minister for Zakat & Ushr)**Answers to the questions REGARDING-**

- Details about zakat funds and distribution thereof in Gujranwala (Question No. 8484*) 278
- Details about distribution of Zakat in district Mianwali (Question No. 8781*) 312
- Details about nonpayment of Zakat to the poor by Zakat and Ushr Department (Question No. 9102*) 296
- Provision of funds to Punjab Vocational Training Council (Question No. 9083*) 288

NIGHAT SHEIKH, MS.**QUESTIONS regarding-**

- Details about FC and Mona Drains (Question No. 9016*) 276
- Details about programmes of Turkish Cooperation and Coordination Agency (Question No. 9112*) 280
- Details about Technical Institutes in district Lahore (Question No. 9113*) 284

P

point of order REGARDING-

314

-Explanation with reference to discussion on Price Control

Q

QAMAR-UL-ISLAM RAJA, ENGINEER**report (*LAID IN THE HOUSE*) REGARDING-**

314

-INTERIM REPORT OF SPECIAL COMMITTEE NO. 9

questions REGARDING-

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

- Details about establishment of industrial estate in Bahawalpur (Question No. 8655*) 311
- 291
- Details about institutions of TEVTA in Sialkot city (Question No. 9145*)
- Details about programmes of Turkish Cooperation and Coordination Agency (Question No. 9112*) 280
- 298
- Details about small Industrial Estate Vehari (Question No. 9224*) 284
- Details about Technical Institutes in district Lahore (Question No. 9113*)

IRRIGATION DEPARTMENT-

- Details about brick lining of water course in 9-R Gujrat (Question No. 8562*) 274
- 276
- Details about FC and Mona Drains (Question No. 9016*)
- Details about flood effected area and people in district Mianwali (Question No. 8783*) 306
- 308
- Details about PIDA (Question No. 8796*) 269
- Details about stone patching of Bhao Drain Gujrat (Question No. 8561*)
- Details about water capacity and condition of Abbasia Link Canal (Question No. 8795*) 305
- Repair of bridges on water course of Gogira branch of Toba Tek Singh (Question No. 9281*) 301

ZAKAT & USHR DEPARTMENT-

- Details about zakat funds and distribution thereof in Gujranwala (Question No. 8484*) 277
- Details about distribution of Zakat in district Mianwali (Question No. 8781*) 312
- Details about nonpayment of Zakat to the poor by Zakat and Ushr Department (Question No. 9102*) 296

PAGE	
NO.	
288	-PROVISION OF FUNDS TO PUNJAB VOCATIONAL TRAINING COUNCIL (QUESTION NO. 9083*)
QUORUM-	
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON-	
322	-23 rd October, 2017
R	
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in session held on -	
267	-23 rd October, 2017
report (LAID IN THE HOUSE) REGARDING-	
314	-INTERIM REPORT OF SPECIAL COMMITTEE NO. 9
S	
SHAMEELA ASLAM, MRS.	
question REGARDING-	
298	-Details about small Industrial Estate Vehari (<i>Question No. 9224*</i>)
T	
TARIQ MEHMOOD, MIAN	
questions REGARDING-	
-Details about zakat funds and distribution thereof in Gujranwala (<i>Question No. 8484*</i>)	
277	
274	-Details about brick lining of water course in 9-R Gujrat (<i>Question No. 8562*</i>)

PAGE

NO.

- Details about nonpayment of Zakat to the poor by Zakat and Ushr Department (*Question No. 9102**) 296
- Details about stone patching of Bhao Drain Gujrat (*Question No. 8561**) 269

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED**QUESTIONS regarding-**

- Details about establishment of industrial estate in Bahawalpur (*Question No. 8655**) 311
- Details about PIDA (*Question No. 8796**) 308
- Details about water capacity and condition of Abbasia Link Canal (*Question No. 8795**) 305

Z

ZAKAT & USHR DEPARTMENT-**questions REGARDING-**

- Details about zakat funds and distribution thereof in Gujranwala (*Question No. 8484**) 277
- Details about distribution of Zakat in district Mianwali (*Question No. 8781**) 312
- Details about nonpayment of Zakat to the poor by Zakat and Ushr Department (*Question No. 9102**) 296
- Provision of funds to Punjab Vocational Training Council (*Question No. 9083**) 288
